



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الجواب دی اصول نقوش تعویذات مع فروع و قواعد شریعت کتب قلب مجید معنی

طَبَقُ الْقُلُوبِ  
مَقْنَنَاتُهَا

اصمت جنابیلوی بقا حسین صاحب هم نکل زود آبادی اهتمام و جلد شتاب و کمال

مطبع و مکتبہ محمد علی کمالی  
در محفل المصنوع و مطبوع



## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ

ہشت خلد و ہفت چرخ و شش جہاں پنج نص

اما بعد سید ابوالحسن بن سید ہمدی عرض کرتا ہے کہ نام اس رسالہ کا رسالہ  
مقاطیس القلوب ہے کیونکہ اس سالہ میں بیان ایسے اعداد کا کیا جاتا ہے کہ  
جو ایک دوسرے کے عاشق ہیں اور محبت بین الاتمین والفت بین التحصین کے  
واسطے پڑتا شیر و سر بیع الاثر ہیں کہ ان کو اعداد متقابلہ کہتے ہیں اور امام الحکما فہلاطون  
نے ان اعداد کا نام مقاطیس القلوب رکھا ہے اس لیے کہ جیسے قوت جادہ  
حجر مقاطیس کو ساتھ حدید کے ہے ویسے ہی قوت جاذبیت اعداد متقابلہ کو آپس میں  
ہے اس دعوے کو بدلیل ثابت کیا ہے جیسا کہ بیان ہوگا اور اب تک اعداد  
متقابلہ کے بیان میں کسی نے کوئی رسالہ جدا گانہ تحریر نہیں کیا ہے محققین  
نے جو کچھ اس باب میں لکھا ہے مختصر طور پر لکھا ہے اور اس کے اسرار حفیہ کو

اشکار نہیں کیا ہوتا کہ ہر کس و ناکس اس مطلب جلیل القدر پر قادر نہ ہو سکے کیونکہ اگر شیخ  
طبیعتان مجنوں حصال و عاشق مزا جان نسر ہا د مثال حلاوت و شیرینی سے  
اسکے ذائقہ پائین اور طریقہ کار پر عملدرستی سے اس کے واقف ہو جائیں  
تو حسیہ مستون کے ہاتھ میں تلوار میں تین ۵

اگر تیغ بدست مست افتد | از بد ہر سونہ بیند نیک بدر

یہ چونکہ اہل بصیرت نے اس محدرہ مطلب کو عزیز تر از جان جانکر مثل نگاہ کے  
سات پر دون میں محفی و محتوب کر کے رکھا ہے کہ نیک طینتان و شن ضمیر و یوسف  
طبیعتان با توقیر بھی نظارہ حسن و جمال با کمال سے اس کے محروم تھے لہذا اس  
حقیر نے اس مطلب عظیم الشان کو کتب معتبرہ سے مثل کشکول شیخ بہاؤ الدین علی  
وجدوات میرزا سردا واد و اطلاق جلالی و کشف مطلقات الفنون و مفاہیج  
المنالیق کے بعضی طبع استخراج کر کے بعنوان مناسبان چند اوراق میں جمع کیا  
اور جو حجابات رنگارنگ جمال عدیم المثال پر اس مطالب علیہ و مضامین حقیقہ  
تھے باسستضواب پر حروان سب حجابات کا اٹھا دینا اور بالکل کشف استار کرنا  
مناسب نہ تھا کیونکہ ۵ عاقلان پیچہ چین نکلند پکشف رخسار نازین بکھنند  
مگر یا زہم اکثر مقامات میں تفصیل اجمال کی گئی اور گو ہر مضامین ششہ تحریر میں پردے  
گئے کہ ہر کہ دریافت دریافت پس جو صاحب علم و فہم کہ اس مطلب پر قادر ہو جائے  
انکی خدمت میں التماس یہ ہے کہ اس امر کو امور نامشروعہ میں صرف نغمہ وین اور  
متابعت نفسانہ میں رک نہ اٹھا وین کہ ان النفس الکاملا تزداد السوء کیونکہ جو  
لوگ سراپہ رفیع مطلع ہو جاتے ہیں انکے ہاتھ سے کار ہائے نمایاں اس فن کے ظہور  
میں آتے ہیں اور اس باب میں یعنی تحاب بنی الانیثین و تباعض بنی الشخصین کے  
لیے جزو عظم علم نجوم و علم وفق اعداد کا جانتا ہے کیونکہ تحاب تباعض بنی الانیثین

دو طرح سے ہوتا ہے ایک تو خلقی ہے کہ بسبب طالع ولادت ان دونوں کے محبت باہمی ہوتی ہے تو بسبب قلت و کثرت دلائل کے کمی و بیشی الفت کی ہوتی ہے جیسا کہ محقق طوسی رح نے شرح ثمرۃ الفلف بطلیموس میں لکھا ہے اور اس قسم کی محبت کبھی مبدل بعد اوت بھی ہو جاتی ہے کہ بسبب گردش فلکی کے کسی سال اگر طالع سال ان دونوں کا مخالف ایک دوسرے کے آتا ہے تو مخالف پیدا ہو جاتی ہے اور اگر دو چار برس تک طالع سال ان دونوں کا مخالف ایک دوسرے کے آتا ہے تو دو چار برس تک مخالف رہتی ہے بعد اسکے جب طالع سال دونوں کا موافق آتا ہے تو پھر موافقت ہو جاتی ہے اور قلت و کثرت مخالفات و موافقت کی بسبب قلت و کثرت دلائل کے ہوتی ہے دو سرے یہ کہ محبت و عداوت درمیان دو شخصوں کے بسبب عملیات و تعویذات و امات کے پیدا ہو جاتی ہے اگر یہ خلقی ہو اور اگر بعض دلالات خلقی بھی محبت کے موجود ہوں کہ ان دونوں میں عداوت نہ ہو بلکہ کسی قدر اتفاق ہو اس مقام پر عملیات و تعویذات محبت کے کہ عباد اب شرائط کیے گئے ہوں سریع التاثر ہو جاتے ہیں اور اگر ان دونوں میں عداوت باہمی ہو تو بھی تاثر محبت ہو گئی مگر کم و بدشواری پس تا وقتیکہ ان دو مناع عمومیہ گردش فلکی سے واقف ہو عملیات و تعویذات و سحر و جادو نہیں ہوا امر محال ہے مگر استعمال کرتے ہیں اعداد متحابہ کی اسلئے نجومی شرط نہیں بنے ہاں اگر تحریر نقوش اعداد متحابہ میں رعایت اوضاع نجومی کچھ تائید تمام و فائدہ تام بخشے گا جیسا کہ بیان ہو گا محاصل مرتب کیا گیا یہ رسالہ اوپر ایک مقدمہ اور دو مقصد اور حاتم کے

مقصد اول مشتمل اوپر جاریہ بابوں کے  
فصل پہلی تو عنایت اعداد متحابہ میں

مقدمہ کسر اقسام عدد زمین  
باب پہلا مشتمل اوپر تین فصلوں کے

فصل دوسری تاثیر و طریق استعمال میں  
باب و سر متضمن ہے اوپر تین فصلوں کے  
فصل اول استخراج عددین متخاین مرتبہ دوم میں  
باب تیسرا متحمل اوپر تین فصلوں کے  
فصل دوسری وفق عددین متخاین مرتبہ دوم میں  
باب چوتھا متضمن اوپر تین فصلوں کے  
فصل دوم تحریر نقش وفق مرتبہ دوم میں

فصل تیسری خواص اعداد متخاینہ میں  
فصل اول استخراج عددین متخاین مرتبہ اول میں  
فصل سوم استخراج عددین متخاین مرتبہ سوم میں  
فصل اول وفق عددین متخاین مرتبہ اول میں  
فصل تیسری وفق عددین متخاین مرتبہ سوم میں  
فصل اول تحریر نقش وفق مرتبہ اول میں  
فصل سوم تحریر نقش وفق مرتبہ سوم میں

مقصد و سر بیان دلائل خلقی و وجوہات محبت میں مشتمل سوچین فصلوں کے

فصل اول بیاں دلائل خلقی محبت میں زروے کو اکثرا کچھ وقت ولادت کے  
فصل دوم در بیان محبت میں انجمنین از روے خداوند طالع وقت ولادت کے  
فصل سوم در بیان وجوہات محبت میں الاثنین از روے راس و نام کے  
خاتمہ در بیان وجوہات و دلائل عداوت خلقی از روے وقت ولادت وغیرہ کے  
مقدمہ در بیان کسر و اعداد کے اقسام میں چونکہ اعداد متخاینہ کا پہلا نام موقوف و منحصر ہے  
اور پہلی اقسام کسر و اقسام اعداد کے لہذا اول کو مقدم کیا پس چنانچہ پہلی کہ کسری دو قسم ہیں  
منطق و ہم کسر منطق کسور تسعہ مشہورہ کو کہتے ہیں مثل نصف و ثلث و ربع کے عسکران کہ کو  
امہات کسور کہتے ہیں اور کسر ہم وہ کسر ہے جسکی تعبیر غیر جزو کے ممکن نہ ہو مثلاً دو تو بیس کا  
مائیسواں جزو دس ہو اور چالیسواں جزو پانچ ہو و علی بذالقیاس در اعداد متخاینہ کسر  
سیر مراد کسور ہم ہیں نہ کسور تسعہ مشہورہ اور واضح ہو کہ بنا بر حصر عقلی کو عدد کی تین قسمیں ہیں  
تام و زائد و ناقص کیونکہ جو عدد در من کیا جاوے خالی تین حال سے نہیں ہر کہ اجزاء کو صحیحہ  
بسیطہ سکری یا مساوی ہو تو گویا کم یا زیادہ پس اگر مساوی ہوں اسکو عدد نام کہتے ہیں

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

مثلاً چھ کے جمع اجزائے صحیح بسیط اسکے مساوی اسکے ہیں کیونکہ نصف اس کا تین  
 ہے اور ثلث اس کا دو ہے اور سدس اس کا ایک ہے پس مجموع نصف و ثلث و سدس  
 چھ ہوتے ہیں کہ مساوی اور عین اصل عدد ہے اور اگر اجزائے صحیحہ بسیط اسکے  
 کم ہوں اصل عدد سے اسکو عدناقص کہتے ہیں مثلاً آٹھ کے کہ احراء صحیحہ بسیط اسکے  
 اس سے کم ہیں کیونکہ نصف اس کا چار ہیں اور ربع اس کا دو اور خمس اس کا ایک پس  
 مجموع نصف و ربع و خمس سات ہوتے ہیں کہ کم ہیں اصل عدد سے ہی طرح سات  
 اور نو اور دس اور چودہ اور سولہ اور بائیس کہ ان سے بھی احراء اصل عدد سے کم ہیں انکو  
 عدناقص کہتے ہیں اور اگر اجزائے صحیحہ بسیط اسکے زیادہ ہوں اصل سے اس کو  
 عدد زائد کہتے ہیں مثلاً بارہ کے کہ جمع اجزاء اس کے اس سے زیادہ ہوتے ہیں کیونکہ  
 نصف اس کا چھ ہیں اور ثلث اس کا چار ہیں اور ربع اس کا تین ہیں اور سدس  
 اس کا دو ہیں اور بارہواں اس کا ایک ہو کہ یہ سب کسور مل کے سولہ ہوتے ہیں کہ زیادہ  
 ہیں اصل عدد سے پس مبلغ اجزائے عادہ ہر ایک کا اس قسام ثلث میں سے روح اور  
 مشوق اور باطن اور سر اور مزاج اسکا ہر پس عدد تام عاشق ایسے مرتبہ کا ہو اور عدد  
 زائد عاشق اس مرتبہ زائد کا ہو کہ جو مبلغ اجزاء اسکے کا ہو اور عدناقص عاشق ہوں  
 مرتبہ ناقص کا ہو کہ جو مجموع اجزاء اس کا ہو اور عدد میں متحابین عاشق ایک دوسرے  
 کے ہیں جیسا کہ آئے گا فائدہ در بیان عددین متماثلین و متداہلین و متوفقین و متباہنین بعد  
 اسکے یہ بھی واضح ہو کہ جو وعدہ فرض کئے جاویں در میان نئے چار نسبتوں میں سے  
 کسی نسبت کا پایا جانا ضرور ہو تماثل و تدخل و توافق و تباہن پس جو وعدہ کہ آپس میں  
 مساوی ہوں مثل دو اور دو یا چار اور چار کہ وہ متماثل ہیں اور اگر مساوی نہ ہوں بلکہ ایک  
 قل ہو اور ایک کثر پس وہ قل اگر اس کثر کو فنا کر دے مثل چار اور آٹھ کے یا دو اور آٹھ یا  
 میں اور سو کے وہ متداہل ہیں یعنی نہیں نسبت تدخل کی ہو اور اگر قل ان دونوں کا

مثلاً چھ کے جمع اجزائے صحیح بسیط اسکے مساوی اسکے ہیں کیونکہ نصف اس کا تین ہے اور ثلث اس کا دو ہے اور سدس اس کا ایک ہے پس مجموع نصف و ثلث و سدس چھ ہوتے ہیں کہ مساوی اور عین اصل عدد ہے اور اگر اجزائے صحیحہ بسیط اسکے کم ہوں اصل عدد سے اسکو عدناقص کہتے ہیں مثلاً آٹھ کے کہ احراء صحیحہ بسیط اسکے اس سے کم ہیں کیونکہ نصف اس کا چار ہیں اور ربع اس کا دو اور خمس اس کا ایک پس مجموع نصف و ربع و خمس سات ہوتے ہیں کہ کم ہیں اصل عدد سے ہی طرح سات اور نو اور دس اور چودہ اور سولہ اور بائیس کہ ان سے بھی احراء اصل عدد سے کم ہیں انکو عدناقص کہتے ہیں اور اگر اجزائے صحیحہ بسیط اسکے زیادہ ہوں اصل سے اس کو عدد زائد کہتے ہیں مثلاً بارہ کے کہ جمع اجزاء اس کے اس سے زیادہ ہوتے ہیں کیونکہ نصف اس کا چھ ہیں اور ثلث اس کا چار ہیں اور ربع اس کا تین ہیں اور سدس اس کا دو ہیں اور بارہواں اس کا ایک ہو کہ یہ سب کسور مل کے سولہ ہوتے ہیں کہ زیادہ ہیں اصل عدد سے پس مبلغ اجزائے عادہ ہر ایک کا اس قسام ثلث میں سے روح اور مشوق اور باطن اور سر اور مزاج اسکا ہر پس عدد تام عاشق ایسے مرتبہ کا ہو اور عدد زائد عاشق اس مرتبہ زائد کا ہو کہ جو مبلغ اجزاء اسکے کا ہو اور عدناقص عاشق ہوں مرتبہ ناقص کا ہو کہ جو مجموع اجزاء اس کا ہو اور عدد میں متحابین عاشق ایک دوسرے کے ہیں جیسا کہ آئے گا فائدہ در بیان عددین متماثلین و متداہلین و متوفقین و متباہنین بعد اسکے یہ بھی واضح ہو کہ جو وعدہ فرض کئے جاویں در میان نئے چار نسبتوں میں سے کسی نسبت کا پایا جانا ضرور ہو تماثل و تدخل و توافق و تباہن پس جو وعدہ کہ آپس میں مساوی ہوں مثل دو اور دو یا چار اور چار کہ وہ متماثل ہیں اور اگر مساوی نہ ہوں بلکہ ایک قل ہو اور ایک کثر پس وہ قل اگر اس کثر کو فنا کر دے مثل چار اور آٹھ کے یا دو اور آٹھ یا میں اور سو کے وہ متداہل ہیں یعنی نہیں نسبت تدخل کی ہو اور اگر قل ان دونوں کا

اس اکثر کو فنا کر بلکہ ایک عدد ثالث ایسا ہو کہ وہ دونوں کو فنا کر دے ہر طرح  
 کہ مقسوم علیہ کو باقی پر تقسیم کریں یہاں تک کہ کچھ نہ بچے یس وہ متوافق ہیں یعنی نہیں نسبت  
 توافق کے ہر اور جو کسر کہ مخرج اس عدد ثالث کا ہو وہ وفق ان عددین متوافقین کا ہو گا  
 مثل ایک سو اٹھائیس کے کہ سو کو تین مرتبہ اٹھائیس تقسیم کیا  

$$\begin{array}{r} 28 \\ 3 \overline{) 84} \\ \underline{84} \\ 0 \end{array}$$
  
 سولہ بچے ہر اٹھائیس کو کہ مقسوم علیہ تھا سولہ پر ایک بار تقسیم کیا  

$$\begin{array}{r} 16 \\ 28 \overline{) 448} \\ \underline{448} \\ 0 \end{array}$$
  
 بارہ بچے ہر سولہ کو کہ مقسوم علیہ تھا ایک بار بارہ پر تقسیم کیا چار بچے  

$$\begin{array}{r} 16 \\ 12 \overline{) 192} \\ \underline{192} \\ 0 \end{array}$$
  
 یہ بارہ کو کہ مقسوم علیہ تھا چار پر تین بار تقسیم کیا کچھ نہ بچا معلوم ہوا  
 کہ اس دووں عددوں میں آپس میں نسبت توافق کے ہر اور  

$$\begin{array}{r} 14 \\ 12 \overline{) 168} \\ \underline{168} \\ 0 \end{array}$$
  
 یہ چار ایسا عدد ثالث ہے کہ اسے ان دونوں عددوں کو فنا  
 کر دیا پس یہ چار عادت ان دونوں کا اور ربع کو مخرج اس  

$$\begin{array}{r} 14 \\ 12 \overline{) 168} \\ \underline{168} \\ 0 \end{array}$$
  
 چار کا ہو وفق ہر ان دونوں عددین متوافقین کا اور اگر دونوں  
 عدد ماحسون بلکہ بعد تقسیم کے کچھ باقی رہے تو ان دونوں عددوں کو  
 آپس میں نسبت بتائیں گے ہے مثل آٹھ اور تیرہ کے کہ جب  
 تیرہ کو آٹھ پر تقسیم کیا پانچ بچے ہر جب آٹھ کو پانچ پر تقسیم کیا  

$$\begin{array}{r} 5 \\ 3 \overline{) 15} \\ \underline{15} \\ 0 \end{array}$$
  
 تین بچے ہر جب پانچ کو تین پر تقسیم کیا دو بچے ہر تین کو دو پر تقسیم  

$$\begin{array}{r} 5 \\ 4 \overline{) 20} \\ \underline{20} \\ 0 \end{array}$$
  
 کیا ایک بجایا پس یہاں ہر کوئی عدد ثالث ایسا نہیں نکلا کہ جو  
 دونوں کو فنا کر دیتا معلوم ہو کہ ان دونوں کو آپس میں نسبت  
 بتائیں کی ہے پس ان نسب ارتبعہ میں سے ضرور ہے  

$$\begin{array}{r} 3 \\ 4 \overline{) 12} \\ \underline{12} \\ 0 \end{array}$$
  
 کہ اعداد متحابہ میں نسبت توافق کے ہو جیسا کہ آئے گا

باب اول تعریف معرفت و طرق استعمال و خواص اعداد متحابہ میں

۱۔ اگر دو عدد متحابہ ہوں تو ان کے حاصل ضرب کو ان کے مجموعہ سے تقسیم کیا جائے گا تو باقی صفر آئے گا۔  
 ۲۔ اگر دو عدد متحابہ ہوں تو ان کے حاصل ضرب کو ان کے فرق سے تقسیم کیا جائے گا تو باقی صفر آئے گا۔  
 ۳۔ اگر دو عدد متحابہ ہوں تو ان کے حاصل ضرب کو ان کے مجموعہ سے تقسیم کیا جائے گا تو باقی صفر آئے گا۔  
 ۴۔ اگر دو عدد متحابہ ہوں تو ان کے حاصل ضرب کو ان کے فرق سے تقسیم کیا جائے گا تو باقی صفر آئے گا۔  
 ۵۔ اگر دو عدد متحابہ ہوں تو ان کے حاصل ضرب کو ان کے مجموعہ سے تقسیم کیا جائے گا تو باقی صفر آئے گا۔  
 ۶۔ اگر دو عدد متحابہ ہوں تو ان کے حاصل ضرب کو ان کے فرق سے تقسیم کیا جائے گا تو باقی صفر آئے گا۔  
 ۷۔ اگر دو عدد متحابہ ہوں تو ان کے حاصل ضرب کو ان کے مجموعہ سے تقسیم کیا جائے گا تو باقی صفر آئے گا۔  
 ۸۔ اگر دو عدد متحابہ ہوں تو ان کے حاصل ضرب کو ان کے فرق سے تقسیم کیا جائے گا تو باقی صفر آئے گا۔  
 ۹۔ اگر دو عدد متحابہ ہوں تو ان کے حاصل ضرب کو ان کے مجموعہ سے تقسیم کیا جائے گا تو باقی صفر آئے گا۔  
 ۱۰۔ اگر دو عدد متحابہ ہوں تو ان کے حاصل ضرب کو ان کے فرق سے تقسیم کیا جائے گا تو باقی صفر آئے گا۔



اس باب میں تین فصلیں ہیں فصل پہلی تعریف و معرفت عددین متجاہین  
 میں۔ واضح ہو کہ عددین متجاہین وہ دو عدد ہیں کہ ان میں سے ایک زائد  
 ہو اور ایک ناقص اور اجزاء صحیحہ سبطہ ہر ایک کے عین عدد دیگر ہو جائیں  
 یعنی اجزاء عدد زائد کے میں عدد ناقص ہو جائیں اور اجزاء عدد ناقص کے  
 عین عدد زائد ہو جائیں مثل اعداد رتک اور رمل کے کہ اعداد باطن ہر ایک کے  
 عین عدد دیگر ہو جاتے ہیں یعنی دو سو بیس کے کسور مجموعی دو سو چوراسی ہوتے  
 ہیں اور دو سو چوراسی کے جمیع اجزاء دو سو بیس ہو جاتے ہیں

مثل اعداد زائد برلے محب ۲۲۰ اصل عدد ناقص بحسب محبوب ۲۸۴

نصف ۱۱ نصف ۱۴۲

ربع ۵۵ ربع ۷۱

خمس ۴۴ حرو و ہفتاد و یکم ۴

عشر ۲۲ جزو صد و پچھل و دوم ۲

نصف عشر ۱۱ جزو دو صد و ہشتاد و چہارم ۱

جزو یازدہم ۲۰ مجموع این کسور ۲۲۰

جزو بست و دوم ۱۰ انہیں سے ۲۸۴ عدد عطارو کے ہیں

جزو چہل و چہارم ۵ اور ۲۲ عدد زہرہ کے کیونکہ عدد زہرہ

جزو پچاہ و تہسم ۴ ۲۱۷۵ ہیں و حرف بلا تکرار اسکے تین ہیں

جزو صد و ہسم ۲ پس تین اور ملاوئے ۲۲۰ ہوے اور

جزو دو صد و ہستم ۱ عطارو دوزہرہ میں دوستی جانبین سے

مجموع این کسور ۲۸۴ جیسا کہ مقصد دو ہیں تفصیل بیان

ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ میر باقر داماد علیہ الرحمہ نے کتاب جذوات

جدوہ عاشقین لکھا ہے خلاصہ اس کا یہ ہے کہ امام لکھا اقلوبوں الی نے استقراء  
خواص اعداد متحابین توغل بالغ کیا ہے کہ یہ دونوں عدد باہم متجاذب و متعاشق  
و سبست یکدیگر متواجہ و متحارک ہیں و عدد دین متحابین عبارت ان دو عدد  
زائد و ناقص سے ہے کہ مبلغ اجزاء زائد مساوی ناقص و مبلغ اجزاء ناقص  
مساوی زائد ہوتے ہیں مثل ۲۲۰ و ۲۸۴ کے کہ ابتدا عدد دین متحابین کے نہیں سے  
ہے اور اس سے کم میں استخراج اعداد متحابہ کا ممکن نہیں ہاں اس سے  
زیادہ میں بھی ممکن ہے مثل ۲۰۲ و ۲۲۹ کے کہ یہ مرتبہ دوم اعداد متحابہ کا  
ہے اور مثل ۲۹۶ و ۱۸۴ کے کہ یہ مرتبہ سوم اعداد متحابہ کا ہے جیسا تفصیل  
بیان ہوگا اور چونکہ مقدمہ میں ذکر ہوا کہ عدد زائد عاشق اس مرتبہ زائدہ کا ہے کہ  
جو مبلغ اجزاء اس کے کا ہے مثل ۲۲۰ کے کہ جمع اجزاء صحیحہ اسکے ۲۸۴ ہوتے  
ہیں پس ۲۲۰ عاشق ۲۸۴ کے اور عدد ناقص عاشق اس مرتبہ ناقصہ کا ہے کہ جو مجموعہ

اجزاء اس کے کا ہے مثل ۲۸۴ کے کہ مجموعہ کسور صحیحہ اسکے  
۲۲ ہوتے ہیں پس ۲۸۴ عاشق ہیں ۲۲۰ کے پس بدلیل ثابت  
ہوا کہ یہ دونوں عدد زائد و ناقص ایک دوسرے سے  
مستخرج و مشتق ہیں اور باہم ایک دوسرے کے عاشق ہیں اسی  
وجہ سے ایسے اعداد کا نام اعداد متحابہ رکھا گیا اور واضح ہو کہ مجموعہ  
سولہ مرتبوں کا برتوالی طبعی ۲۲ سے ۳۹ تک ان دونوں عدد دین  
متحابین میں مشتمل ہیں کہ آٹھ مرتبہ اول کے یعنی اکتیس تک  
مجموع ان کا ۲۲۰ ہوتے ہیں کہ عدد زائد اور منسوب محبوب  
سے ہے اور آٹھ مرتبہ آخر کے یعنی ۳۲ سے ۳۹ تک مجموعہ  
ان کا ۲۸۴ ہوتے ہیں کہ عدد ناقص و منسوب محب سے ہرگز بالعکس

۲۲  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
جمع ۲۲۰  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
جمع ۲۸۴

جیسا کہ فاضل دوانی ملا جلالی الدین نے رسالہ نمودج العلوم میں توہم کیا ہے اور فلاطون نے ان اعداد کا نام مقناطیس القلوب لکھا ہے اور کسی نے اصحاب ذوق میں سے ذکر کیا ہے کہ جاذبیت مقناطیس کے ساتھ حدید کی ہر جہت سے ہو سکتی ہے کہ نسبت ان کے مزاج کی مشابہ ہوگی کسی عدد سے انواع اعداد متشابہ میں سے کہ مزاج حاذب کا مشابہ عدد زائد کے اور مزاج مقبذب کا مشابہ عدد ناقص کے ہوگا اور شیخ بہاؤ الدین عالمی نے جلد ثانی کشکول میں لکھا ہے کہ شیخ الرئیس نے ایک سالہ عشق میں تصنیف کیا ہوا اس میں لکھا ہے کہ ان العتی سائر فی المحدثات والفلکیات والعصریات والمعدنیات والسماتیات والحيوانات حی ان ابواب الیاضی قالوا فی الاعداد المتجانسی استدرکوا ذلک علی اقلیدس قالوا فانه ذلک ولعمدہ کہ بعضی مدرسین عشق جاری و تبدلات میں و فلکیات میں عصریات میں و معدنیات میں اور نباتات میں اور حیوانات میں یہاں تک کہ ارباب یاضی قائل ہوئے ہیں و اعداد متشابہ میں بھی ہوا اور استدراک کیا انہوں نے اسی عشق اعداد متشابہ کو بعد اقلیدس کے اور کہا ہوں کہ قلیب اس مطلب تک نہ پہنچا اور اسے نہ کو فوت کیا اور ذکر نہیں کیا افضل و معمری تاثیر و طریق استعمال اعداد متجاہدین اخلاق جلالی میں ملا جلال الدین محقق دوانی نے لکھا ہے کہ عشق ہسانی کا مبداء تناسب و حافی ہے اور یہ عشق جس میں دلائل سوسین ہے بلکہ فنون فضائل ہے ہر کیونکہ طبائع لطیفہ کو ساتھ صورت ظریفہ کے مجسم کم الحسن میل الی الحسن کہ نسبت علتہ ضم و وصل ہر میل عظیم ہوتا ہو اور حکمت میں ثابت ہو چکا ہو کہ بقدر مزاج اعدل ہوگا یعنی قریب تر باعتدال ہوگا اور ساتھ وحدت حقیقی کے اقرب و میل اس حال میں جو صورت یا نقش کہ اس مزاج پر مترتب ہوگا وہ اکمل و افضل ہوگا اور جو آثار عجیب و غریب کہ اوپر وفق اعداد کے مترتب ہوتے ہیں

وہ بھی اسی قبیل سے ہیں پس جب قدر کہ سبب اعتدال مزاج کے کوئی شخص الطف و شرف  
 ہوگا اسی قدر میلان نفس اس کا طرف صورت ہائے حسینہ و شمائل کریمہ و نعمات  
 رحیمہ کے قوی تر ہوگا پس جب نہال کمال دونوں کا ایک ہی ہو این سریر لانا ہو  
 اور وجہ اعتدال دونوں کا ایک ہی منبع سے سیراب ہوتا ہے میلان طبیعت ساتھ  
 اتحاد و ہمی کے ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہی حقیقت محبت کی ہے پس جب یہ دونوں  
 نسبتیں شریف و مظهرین ظاہر ہوئیں تو یکم اختلاف استعداد و خصوصیات قبول کے  
 ہر نہیہ ایک میں بوجہ اتم و اعلیٰ اور دوسرے میں نقص و ادنیٰ ہوگا پس عاشقیت  
 از طرف نقصان ظہور کرتی ہے اور معشوقیت از طرف کمال جلوہ دکھاتی ہے یعنی  
 خصوصیت و قابلیت جسمین کم ہوتی ہے وہ عاشق ہو جاتا ہے اور جسمین کامل ہوتی ہے  
 وہ معشوق بنتا ہے ار را دل استعداے خفا و تمنا کرتا ہے اور ثانی تمنا سے  
 جلا و بقا لہذا کمال کے در باب اعداد متقابلہ کہ ہے کہ اگر اتفاق ہو جائے در میان  
 دو شخصوں کے اس امر کا کہ از قسم ماکولات یا ملبوسات یا مشروبات وغیرہ کے  
 کہ ایک ایک شے کا استعمال کریں کہ اعداد ان دونوں کے فیما بین متقابل  
 رکھتے ہوں اسیر مدار و مت کریں تو البتہ در میان ان دونوں کے الفت و محبت  
 پیدا ہو جائے گی بشرطیکہ عدد ماکول کمتر لفظ رشتہ کا استعمال محب و طالب  
 میں رہے اور عدد ماکول بیشتر لفظ رتہ کا استعمال محبوب و مطلوب میں اور  
 اگر یہ امر نہ ہو سکے تو چاہیے کہ وقتی عددین متقابلین سے ایک ایک نقش بطور تکیس و  
 کر کے اپنے پاس رکھیں اور نقش عدد ناقص لفظ رشتہ کا واسطے محب کے ہے  
 اور عدد زائد لفظ رتہ کا واسطے محبوب کے کہ ہے تو البتہ در میان ان دونوں  
 کے محبت و التیام حاصل ہوگا اور یہ عشق شعار حکائے المبین کا ہے اور  
 شمس المعارف کا کہ اگر عددین متقابلین کو گدین اس وقت کہ جب



اسم طالب اسم مطلوب پر غالب ہے اور بالعکس اور قاعدہ غالب و مغلوب کا  
ان دو بیتوں میں منطوم ہے

باجای آنکه ساش خورده غالب آن بود  
باجای آنکه ساش خورده غالب آن بود

یعنی وہم طالب مطلوب کے اعداد کا لکھ کر ایک اسم سے نو طرح کریں اور ان دو بیٹوں سے مطلب خذ کریں بالکل لوح اعداد کی اس طرح سے ہو کہ ابتدا اسکی عدد و وجہ ۲۱ سے ہو کر مطابق ساعات لیل و نہار کے ہوں اور عدد حال یہ تمام کریں اور لوح اعداد متجاہد موقوف وغیرہ موقوف دو نون طرح سے لکھ سکتے ہیں جتنا چاہے حکما اس طرف گئے ہیں کہ لوح اعداد متجاہد اس طور پر لکھنا چاہیے کہ اس لوح میں جمع سطر اول و سطر دوم کی ملا کے ربیع ہو یعنی ۲۲۰ کو کہ عدد ربیع اور جمع سطر دوم و سطر چار ملا کے ربیع ہو یعنی ۲۸۴ کہ عدد ناقص ہے پس اگر اعداد خانہ اول اس ربیع کے جمع کر کے ایک لوح پاکیزہ پر باسم یہ دو نون طالب مطلوب کے للہین تو دور میان ان دو نون کے دوستی و محبت پیدا ہوگی کیونکہ نقش مذکور میں اول سطر میں عرضاً اعداد ۱۲۰ ہیں کہ مجموعہ مجزورات حروف بدوح کی ہیں اور بدوح مرکب ہر دو لفظوں جب و رد و ہی اور دو کے معنی محسوس ہے ہیں اور مجزورات بدوح کے یہ ہیں ب د و ح جمع اور لوح

۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
۳۱	۳۲	۳۳	۳۴
۳۵	۳۶	۳۷	۳۸
۳۹	۴۰	۴۱	۴۲

یہ ہے لیکن یہ موفق نہیں ہے  
کیونکہ اس کی جمع مخالف دوسرے  
سطح کے اولیٰ ہی ہے  
کہ موفق لکھن یعنی جس

طرت سے کہ شمار کریں طول لایا عرض لایا قطر او فتح ٹھیک تو ہے پس فتح ہکا

[illegible][illegible]

تب ٹیک آگیا کہ جب بطریق تحریر نقش مربع لکھیں گے یہ موفق ہو کہ وفق اس نقش کا ۱۲۶

۳۱	۳۲	۳۷	۲۳
۳۶	۲۵	۳۰	۳۵
۲۶	۳۹	۳۲	۲۹
۳۳	۲۸	۲۷	۳۸

ہیں اس میں ۳۰ طرح کی باقی ۹۶ رہے ہکا ر بیج  
بلا کسر ۲۲ ہیں پس ۲۳ کو خانہ اول میں لکھو اور  
ایک ایک عدد کے ہر خانہ میں نقش کو تمام کیا  
پس اب حسب طرف سے کہ اس مربع کو شمار کریں

عرضا یا طول یا قطر او ہی اصل عدد ۱۲۶ اصل ہوں گے اور خواص اس لوح کے  
یعنی کہ جب نقاب شرف میں ہو ایک نگینہ مربع طلائی یا تقری بنائی اور اعداد متجاہ کو

مربع میں موفق نقش کریں پس اگر اس قائم کو پانی میں یا گلاب میں یا تیرت میں لکھیں  
اور وہ پانی ان لوگوں کو پلائیں کہ جنکو آپس میں خصومت ہو محبت باہمی انہیں پیدا  
ہوگی ایضا اگر وہ حسبہ وعدہ حال کو جمع کر کے خرفہ زر قاپر موفق کر کے لکھیں

اور قیلہ کر کے جلائیں پس اگر اسکی جہان پر پھینکیں وہاں پر فتنہ و شر پیدا ہو گا  
ایضا اگر اسی عدد کو کہ ذکر ہو اور روز آخر ماہ یعنی ۲۹ کو کہ باصطلاح اہل این فن وہ

روز فارغہ گل غام پر لکھیں اور اس پانی میں ڈوبیں کہ جس میں آبنگر لوہی کو گرم کر کے  
ڈبو تا ہے یا اس پانی میں کہ جو حمام سے باہر نکلتا ہے یا وہ کہ جس میں زنگیر مذکور کے  
زنگ کے ہاتھ اپنے دہوتا ہے پس اگر اس پانی کو درمیان کسی جماعت کے

چھڑکیں البتہ وہ جماعت متفرق ہو جائے گی اور ایام فارغہ اور ایام ملانہ کو نزدیک  
اس گروہ کے اعتبار تمام ہو کی ایک اصطلاح وہ طریقہ مادی ہے کہ اعمال جمالی کو ایام

ملانہ میں کرتے ہیں اور اعمال جمالی کو ایام فارغہ میں پس ۱۵ و ۳ و ۲ و ۱۵ و ۱۵  
فارغہ میں اور ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ ایام ملانہ ہیں اور ۱۱ و ۱۳ و ۱۴ فارغہ اور

۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ ملانہ اور ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ فارغہ اور ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ ملانہ اور  
۲۵ و ۲۶ فارغہ اور ۲۷ و ۲۸ ملانہ اور ۲۹ فارغہ اور ۳۰ ملانہ ہر نوع دیگر چاروں میں بطریق

انموج موفق لکھی جاتی ہیں تاکہ مبتدی کو عمل کرنا اس پر آسان ہو جائے اور یہ الواح اعداد متجاہدین باسم محمود محمد مط بطرز جناس مرقوم ہوتے ہیں لوح اول اعداد متجاہدین محمود محمد مط یہ ہے شرح اس لوح کی یہ ہے کہ وفق اسکا

۱۰۴۱۰ میں کیونکہ مجموع اعداد محمود محمد

کے ۱۹۰ ہیں پس عددین متجاہدین سے عدد زائد ۲۲۰۔ اس کے ساتھ ملا دیئے ۱۰۴۱۰ ہوئے پس جمع لیا دین

۴۰	۲۲۰	۹۲	۵۸
۹۳	۹۶	۴۲	۲۱۸
۵۴	۸۸	۲۲۴	۲۴
۲۲۲	۴۶	۵۲	۹۰

یعنی ۴۱۰ میں سے ۲۵۰ طرح کے باقی ۱۶۰ رہے اسکا ربع بلا کسر ۴۰ ہیں پس ۴۰ کو خانہ اول خانہ آتشی میں لکھا اور باضافہ دو دو عدد کے ایک دو یعنی چار خانہ پر کے پیرا ابتداء دو دو یعنی خانہ پانزدہم میں ۵۲ اور باضافہ دو دو عدد کے ۱۰۰ اور بھی پر کیا پیرا ابتداء دو سو سوم یعنی دہم میں ۸۸ لکھے اور باضافہ دو دو عدد کے یہ دو بھی پر کیا پیرا ابتداء دو چارم یعنی خانہ ہشتم میں ۲۱۸ لکھے اور باضافہ دو عدد کے یہ بھی پر کیا پس جس طرف سے کہ اس میں جمع کرے یا طو لیا قطر استمار کرین وہی اصل عدد ۴۱۰ میں حاصل ہوں گے لوح دوم اعداد متجاہدین باسم محمود محمد مط یہ ہے شرح اس لوح کی یہ ہے کہ وفق اسکا

۴۴۲۴۲۴ میں کیونکہ مجموع اعداد محمود محمد

محمد کے ۱۹۰ ہیں پس عددین متجاہدین

میں سے عدد ناقص ۱۴۸۴۴۴

ساتھ ملا دیئے ۴۴۴۴ ہوئے پس

۴۸	۲۸۴	۹۸	۴۴
۱۰۰	۴۲	۵۰	۲۸۲
۴۰	۹۴	۲۸۸	۵۲
۲۸۶	۵۶	۳۸	۹۶

جمع العددین یعنی ۴۴۴۴ میں سے ۳۲۲ طرح کے باقی ۱۵۲ رہے اسکا ربع بلا کسر

۳۸۸ ہیں پس ۳۸ کو خانہ پانزدہم میں کہ خانہ آبی ہے اور واسطے عشق ذرا وان



و جذب معشوق کے معین ہے لکھا پس باضافہ دود و عدد کے ایکٹ ویر کیا پھر  
ابتدے دور دوم یعنی خانہ دہم میں ۹۴ لکھے اور باضافہ دود و عدد کے یہ چار خانہ  
بھی پر کیے پھر ابتداء دور سوم یعنی خانہ ہشتم میں ۲۸۲ لکھے اور باضافہ دود و  
یہ چار خانہ بھی پر کیے پھر ابتداء دور چہارم یعنی خانہ اول میں ۴۸ لکھے اور باضافہ  
دود و کے نقش تمام کیا پس جس طرف سے کہ اس مربع کو عرضاً یا طولاً یا قطرً اٹھا کر بن  
وہی اصل عدد ۴۴۴ چل سون گے

لوح سوم اعداد متحابہ باسم محمود ط محمد مط یہ ہے

۹۸	۲۲۰	۲۸۴	۹۲
۲۸۶	۹۰	۱۰۰	۹۱۸
۸۸	۲۸۰	۲۲۴	۱۰۲
۲۲۲	۱۰۴	۸۶	۲۸۲

ترجہ اس لوح کی یہ ہے کہ اس لوح میں ۲۲۰ عدد  
زائد خانہ دوم میں ۲۸۴ عدد ناقص خانہ سوم میں  
آگئے ہیں وروفقہ اسکا ۹۴ ہیں کیونکہ مجموع  
اعداد محمود محمد کے ۱۹۰ ہیں اس کے ساتھ عدد متحابہ میں  
۲۲۰ و ۸۴ دونوں ملا دیئے ر جمع اعداد ۹۴ ہوئے

اس میں سے ۳۵۰ طرح کے ماقی ۳۴۴ رہے اسکا  
ربع بلا کسر ۸۶ میں ۸۶ کو خانہ دہم میں لکھا اور باضافہ دود و عدد کیہ دور اول پر کیا پھر  
ابتدے دور دوم یعنی خانہ دہم میں ۲۸۰ لکھے اور باضافہ دود و کیہ دور دوم بھی پر کیا  
پھر ابتداء دور سوم یعنی خانہ ہشتم میں ۲۱۸ لکھے اور باضافہ دود و کیہ دور سوم بھی پر کیا  
پھر ابتداء دور چہارم یعنی خانہ اول میں ۹۸ لکھے اور باضافہ دود و کیہ دور چہارم بھی پر کیا پس  
جس طرف سے کہ اس مربع کو طولاً یا عرضاً یا قطرً اٹھا کر بن ہی اصل عدد ۹۴ چل سون گے

لوح چہارم اعداد متحابہ باسم محمود ط محمد ط

۹۲	۲۸۴	۲۲۰	۵۳
۲۲۲	۵۱	۵۴	۲۸۲
۴۹	۲۱۶	۲۸۸	۹۶
۲۸۶	۹۸	۴۷	۲۲۸

ترجہ اس لوح کی یہ ہے کہ اس لوح میں  
۲۸۴ عدد ناقص خانہ دوم میں ۲۲۰  
عدد زائد خانہ سوم میں آگئے ہیں و  
وفقہ اسکا ۹۴ ہیں اس میں سے

۴۶۱ طرح کے باقی ۱۸۸ رہے سکا ربع بلا کسر ۴۷۷ ہیں پس ۴۷۷ کو خانہ پانزدہم میں لکھا اور  
 باضافہ دو دو کے یہ چار خانہ پر کئے پہر ابتداے دور دوم میں ۲۱۶ لکھا اور باضافہ دو دو کے  
 یہ چار خانہ بھی پر کئے پہر ابتداے دور سوم میں ۲۸۲ لکھے اور باضافہ دو دو کے یہ چار خانہ بھی  
 پر کئے پہر ابتداے دور چارم میں ۹۲ لکھا اور باضافہ دو دو کے یہ چار خانہ بھی پر کئے پس مسطر فرمایا کہ  
 اس مربع کو طویل یا عرضاً یا قطر اُتار کرین وہی اصل عدد ۶۴۹ حاصل ہون گے  
 نوع دیگر بعض اساتذہ نے مقرر کیا ہے کہ اگر کسی مربع کو موافق لکھیں تو اس عدد  
 معین کو ملاحظہ کریں کہ فرد الفرد ہے یا زوج الزوج یا فرد الزوج یا زوج الفرد  
 فرد الفرد اس کو کہتے ہیں کہ ایک فرد در میان دو فردون کے ہو مثل ۱۱۱ یا ۵۴ یا  
 یا ۹۵ کے اور زوج الزوج اس کو کہتے ہیں کہ ایک زوج در میان دو زوج کے  
 ہو مثل ۲۲۲ یا ۸۲ یا ۴۸۸ کے اور فرد الزوج اس کو کہتے ہیں کہ ایک فرد در میان  
 دو زوج کے ہو مثل ۲۱۲ یا ۹۲ یا ۵۸ کے اور زوج الفرد اس کو کہتے ہیں کہ ایک  
 زوج در میان دو فردون کے ہو مثل ۱۲۱ یا ۳۴۳ یا ۸۳ کے و علی ہذا قیاس پہلے ان چار  
 قسمین سے وہ عدد کہ جسکو زوج میں لکھنا منظور ہو سکو ہی طرح سو لکھنا چاہیے اور یہ کہ بہت عریض  
 ہو پس جنید لوصن ابن بابین باسم طالب و مطلوب بطریق انموذج تحریر کیا جاتی ہیں  
 لوح اول باسم مہر طالب مشتری مطلوب عقد فرد و فرد شرح اس لوح کی یہ ہے  
 کہ یہ لوح خمس بقاعدہ فرد و فرد لکھی

۲۱۵	۲۶۳	۲۵۱	۲۳۹	۲۲۷
۲۲۱	۲۲۹	۲۱۷	۲۵۵	۲۵۳
۲۵۷	۲۲۵	۲۳۳	۲۳۱	۲۱۹
۲۳۳	۲۲۱	۲۵۹	۲۴۷	۲۳۵
۲۴۹	۲۳۷	۲۲۵	۲۲۳	۲۶۱

گئی اور وہی سکا ۱۱۹۵ ہیں  
 یہ مکمل مجموعہ اعداد در ۲۴۵ و مرتبہ ۱۱۹۵  
 ۱۲۰ ہیں پس سے ۱۲۰

طرح یکے باقی ۱۰۷ رہے اس کا خمس ملا کسر ۲۱۵ ہیں پس ۲۱۵ کو خانہ اول میں لکھا  
 اور باضافہ دو دو عدد کے دو دور اس کے یعنی دس خانہ پر کئے کہ آخر دور دوم یعنی خانہ

شانزدہم میں ۲۳۲ لکھے گئے اب تبدلے دور سوم یعنی خانہ دو آزدہم میں ۲۲۵ لکھے اور باضافہ دو دو کے دو دور اور یعنی دس خانہ اور پٹے کے کہ آخر دور چارم یعنی خانہ دوم میں ۲۶۳ لکھے اب جو انتہاے دور دوم خانہ شانزدہم میں ۲۳۳ لکھے تھے اس پر باضافہ دو عدد کے ۲۳۵ عدد اب تبدلے دور عجم یعنی خانہ بستم میں لکھے اور باضافہ دو دو کے یہ دو پچیسم بھی تمام کیا پس جس جانبے کہ اس نمس کو شمار کریں وہی اصل عدد کہ جمع العدین ۱۱۹۵ ہیں حاصل ہونگے لوح دوم بنام محمد طحی مطابق عقد زوج الزوج شرح اس لوح کی یہ جو کہ وفق ہکا ۲۰۰

ہیں کیونکہ مجموع اعداد عقد حتی کے ۲۰۰ ہیں اس میں ۱۲۰ طرح کے باقی ۸۰ سے ہکا ریع بلا کسر ۳۲ ہیں پس ۲۰ کو خا

۲	۷۲	۶۰	۴۸
۴۳	۳۳	۲۳	۶۸
۴۰	۵۲	۸۰	۲۸
۷۶	۳۶	۵۶	

اول خانہ تہی میں لکھ کر باضافہ چار چار عدد کے ہر خانہ میں نقش کو تمام کیا پس جس جانبے کہ نقش کو عرضا یا طولاً یا قطر شمار کریں وہی اصل عدد کہ جمع العدین ہیں حاصل ہوں گے لوح سوم بنام فرید طالب شیرین مطویر بقا عقد زوج الفرد شرح اس لوح کی یہ جو کہ یہ لوح بقاعدہ زوج لکھی گئی ہے

۲۰۰	۲۲۶	۲۲۰	۲۱۳
۲۲۲	۲۱۲	۲۰۲	۲۲۳
۲۱۰	۲۱۶	۲۳۰	۲۰۳
۲۲۸	۲۰۶	۲۰۸	۲۱۸

اور اس لوح میں ۲۲۰ عدد زائد خانہ سوم میں ہیں اور وفق اس کا ۸۶۰ ہیں

کیونکہ ملکہ زاد ۲۶۰ ہیں اور اعداد شیرین ۵۷۰ ہیں اور جمع العدین ۸۶۰ ہوئے اس میں سے ۶۰ طرح کے باقی ۸۰۰ رہے اس کا ریع بلا کسر ۲۰ ہیں پس ۲۰ کو خانہ اول میں لکھا اور ہر خانہ میں باضافہ دو دو کے نقش کو تمام کیا پس جس جانبے کہ اس مربع کو شمار کریں وہی اصل عدد ۸۶۰ حاصل ہوں گے

لوح چہارم بنام کامل محموظ  
بقاعدہ فرد الزوج

۵۱	۲۲	۵۹	۳۶
۵۷	۳۹	۲۹	۲۳
۲۱	۶۳	۳۸	۲۷
۳۰	۲۵	۲۳	۶۱

شرح اس لوح کی یہ ہے کہ یہ لوح بقاعدہ فرد الزوج  
لکھی ہو اور وفق ہکا ۱۸۹ ہیں کیونکہ اعداد کامل

۹۱ ہیں اور اعداد محمد ۱۸۹ اور جمیع العددین ۱۸۹  
اس میں سے ۳۰ طرح کے باقی ۵۹ اور ہر ربع اسکا  
۳۹ ہیں اور کسر تین کی بھی نہیں جس طرح سے کہ

اس مربع کو شمار کریں وہی اصل عدد ۱۳۹ حاصل ہوں گے الا ایک قطر رہت میں  
اور ایک سطر اول عرض اور ایک سطر اول طول کہ ان میں ۱۸۸ حاصل ہوں گے  
اور چونکہ اس قاعدے کا بھجنا اس لوح سے دشوار ہے لہذا دو لوحیں اور بقاعدہ  
فرد الزوج کے لکھی جاتی ہیں تاکہ طریقہ ہکا بتدی پر آسان ہو پس جب بتدی ان  
دو لوحوں کو نوکوزہ میں نشین کرے گا تو چار لوحیں اور بھی اس سے لکھ سکتا ہے  
لوح اول باسم یا و دود و یا شرح اس لوح کی یہ ہے کہ یہ مربع طبعی ہے کہ مبتدا  
و باب بطریق فرد الزوج اسکی ایک عدد ہے اور تمامی اسکی سولہ پر اور

۱۳	۱۱	۸	۱
۴	۵	۱۰	۱۵
۹	۱۶	۳	۶
۷	۲	۱۳	۱۲

وفق ہکا ۳۳۴ ہیں کیونکہ مجموع اعداد یا و دود  
و یا و باب بغیر حرف ندا ۳۳۴ ہوتے ہیں یا یہ مربع  
طبعی اسم حل سے مستخرج ہوا ہے کہ اسکے ہی اعداد  
۳۳۴ ہیں پس اس میں سے ۳۰ طرح کے باقی ۳۲

ہے ہر ہکا ایک ہر پس ایک عدد خانہ اول یعنی ابتدا کے دور اول میں لکھا  
اور باضافہ چار کے دور اول تمام کیا پھر ابتدا کے دور دوم یعنی خانہ پانزدہم  
میں دو عدد لکھے اور باضافہ چار چار کے دور دوم بھی کیا پھر ابتدا کے دور  
سوم خانہ دہم میں تین عدد لکھے اور باضافہ چار چار کے دور سوم بھی تمام  
کیا پھر ابتدا کے دور چہارم خانہ ہشتم میں چار عدد لکھے اور باضافہ چار چار کے

یہ لوح بقاعدہ فرد الزوج لکھی ہو اور وفق ہکا ۱۸۹ ہیں کیونکہ اعداد کامل ۹۱ ہیں اور اعداد محمد ۱۸۹ اور جمیع العددین ۱۸۹ اس میں سے ۳۰ طرح کے باقی ۵۹ اور ہر ربع اسکا ۳۹ ہیں اور کسر تین کی بھی نہیں جس طرح سے کہ اسکی ایک عدد ہے اور تمامی اسکی سولہ پر اور وفق ہکا ۳۳۴ ہیں کیونکہ مجموع اعداد یا و دود و یا و باب بغیر حرف ندا ۳۳۴ ہوتے ہیں یا یہ مربع طبعی اسم حل سے مستخرج ہوا ہے کہ اسکے ہی اعداد ۳۳۴ ہیں پس اس میں سے ۳۰ طرح کے باقی ۳۲ ہے ہر ہکا ایک ہر پس ایک عدد خانہ اول یعنی ابتدا کے دور اول میں لکھا اور باضافہ چار کے دور اول تمام کیا پھر ابتدا کے دور دوم یعنی خانہ پانزدہم میں دو عدد لکھے اور باضافہ چار چار کے دور دوم بھی کیا پھر ابتدا کے دور سوم خانہ دہم میں تین عدد لکھے اور باضافہ چار چار کے دور سوم بھی تمام کیا پھر ابتدا کے دور چہارم خانہ ہشتم میں چار عدد لکھے اور باضافہ چار چار کے

کے دور چہارم بھی تمام ہیں جس طرف سے کہ اس مربع کو شمار کریں وہی اصل عدد و فوق چونتیس محل ہوں گے

لوح دوم باسم یاودود و ولما شرح اس لوح کی یہ ہے کہ فوق اسکا ۳۴ ہیں کیونکہ مجموعہ اعداد یاودود و ولما و باب ۳۴ ہیں اس میں سے ۳۰ طرح کیے باقی ۴ رہے ربع اسکا ایک

۱	۱۱	۶	۱۶
۸	۱۴	۳	۹
۱۲	۲	۱۵	۵
۱۳	۷	۱۰	۴

ہر میں ایک کو خانہ اول میں لکھا اور باضافہ دودو کے ایک دو یکیا پہرا بند اسے دور دوم میں تین عدد بڑھائے یعنی خانہ پانزدہم

میں دس عدد لکھے اور باضافہ دودو کے دور دوم بھی پر کیا پہرا بند اسے دور سوم میں دوسرے لکھے اور باضافہ دودو کے دور سوم بھی پر کیا پہرا بند اسے دور چہارم میں ایک ہی بڑھا کر نو لکھے اور باضافہ دودو کے یہ دور بھی پر کیا پس صیغہ اس مربع کو شمار کریں وہی اصل عدد و فوق ۳۴ محل ہونگے نوع دیگر اگر ایک

لوح مربع فولاد کی بنا دیں اور پرکار سے ایک لوح مذکور پر نقش کریں پھر اس دائرہ کے اندر مربع وہ درجہ لکھیں کہ خطوط دور مربع کے ملائے بسم اللہ الرحمن الرحیم ہوں و در دس اسم الہی مصدر بحرف تانے مثل فیوم قائم فدیہ قلدیر فادد قاهر قہار قوی قدس قتب اس مربع میں موافق نقش کریں و ملائکہ اربعہ کو چار طرف اس کے لکھیں اور دائرہ پر کاری کے باہر آیت قل لا اله الا الله الملك القدیر

اور آیت قل الحمد لله سیدیکم انتہم فخر فوہا و ما ربک بما عمل عما تعلمون اور آیت وہو القاهر فوہی عسا دلایہ ان بنصرکم اللہ تا آخر آیت نقش کریں اور چالیس حرف میم دائرہ کے اندر نقش کریں اس طرح سے کہ کشش پر ہر میم اللہ کے دس میم نقش ہوں و اعداد متقابلہ کو پشت نوع مذکور پر نقش کریں کہ بخیرہ پر دکانی دے پس تاثیر اس لوح کی یہ ہے

دور چہارم بھی تمام ہیں جس طرف سے کہ اس مربع کو شمار کریں وہی اصل عدد و فوق چونتیس محل ہوں گے



اکثر ہوئے یہ بھی فرد اول ہی پس چار کو تضعیفات اشین سے لیا تھا پچپن میں کہ ستر  
 ثالث ہے ضرب دیا دوسو میں ہوئے یہ ایک عدد زائد حاصل ہوا عددین متحاین سے  
 بعد اسکے پھر اسی اصل عدد کو یعنی چار کو مجموع ہر فرد اول اور فرد ثالث میں یعنی  
 اکثرین ضرب دیا حاصل ضرب دوسو چوڑا اسی ہوئے کہ یہ عدد ناقص اور دوسرا متحاین  
 سے ہے اور ان دوسو دون سے کم یعنی دوسو میں اور دوسو چوڑا اسی سے کمتر  
 اور کوئی عدد واحد متحابہ کا نہیں ہے کیونکہ تضعیفات اشین سے کئی عدد کمتر یا سے  
 نہیں ہے اور بیشتر ان دو عدد متحاین سے اور اعداد متحابہ حاصل ہو سکتے ہیں کیونکہ  
 تضعیفات اشین سے آٹھ اور سولہ بھی لے سکتے ہیں کہ اسے عددین متحاین کے اخراج  
 کریں جیسا کہ بیان اسکا آوے گا اشارۃ اللہ تعالیٰ قاعدہ دوسرا استخراج عددین  
 متحاین کا وہ یہ ہے کہ تضعیفات اشین سے چار سے ایک مرتبہ اسکو ساتھ عدد خانہ  
 ماقبل اسکے کے یعنی ساتھ دو کے جمع کیا چھ ہوئے اور مرتبہ دوم اس کو ساتھ عدد  
 خانہ مابعد اسکے کے کہ آٹھ میں جمع کیا بارہ ہوئے پس دونوں کے حاصل سے ایک  
 ایک کم کیا تو اول میں باچ اور ثانی میں گیارہ بچے کہ یہ دونوں فرد اول میں اب  
 ان دونوں فرد اول کو آپس میں ضرب دیا پچپن ہوئے کہ فرد ثالث ہر ابلان متون  
 فرد کو جمع کیا اکثر ہوئے اسکا بھی نام فرد اول ہی پس اصل عدد کو فرد ثالث میں بھی چار  
 کو پچپن میں ضرب دیا دوسو میں ہوئے کہ یہ عدد زائد اور ایک متحاین کا ہے پھر اصل  
 عدد کو دوسری فرد اول میں یعنی چار کو اکثرین ضرب دیا دوسو چوڑا اسی ہوئی کہ یہ عدد  
 ناقص اور دوسرا متحاین کا ہے فصل دوسری بیان استخراج مرتبہ دوم عدد متحاین یعنی  
 دو ہزار چوبیس اور دہزار دوسو چھیانوے میں شتمل اوپر دو قاعدہ مذکورہ بالا کے  
 قاعدہ پہلا تضعیفات اشین سے آٹھ فرض کئے ایک مرتبہ اسکو ایک غیر ضرب یا  
 بارہ ہوئے اور مرتبہ دوم اسکو تین میں ضرب یا چوبیس ہو اور دونوں حاصل کو ایک ایک

کہ کیا تو اول میں پندرہ اور ثانی میں تیسٹیل بجے یہ دونوں فرد اول میں اب ان دونوں کو  
 آپس میں ضرب دیا دوسو ترپن ہوئے اسکا نام فرد ثالث ہر اب ان دونوں فرد اول و دوم کو  
 جمع کیا یعنی پندرہ اور تیسٹیل کہ یہ دونوں فرد اول میں اور دوسو ترپن کہ فرد ثالث ہر ان  
 تینوں کو جمع کیا دوسو ستاسی ہوئے یہی فرد اول ہر پس اصل عدد یعنی آٹھ کو کتصیفات میں  
 سے لیا تھا دوسو ترپن میں کہ فرد ثالث ہے ضرب دیا دوسو ہزار چوبیس ہوئے یہ عدد زائد  
 اور ایک متحابین کا ہے بعد اسکے پھر اسی اصل عدد کو سینے آٹھ کو مجموع مسردہ فرد  
 اول و فرد ثالث میں یعنی دوسو ستاسی میں ضرب دیا دوسو ہزار دوسو چھیانوے ہوئے  
 یہ عدد ناقص اور دوسر متحابین کا ہے قاعدہ دوسرا جس دوسر قاعدے  
 پہلے مرتبہ کے عدد میں متحابین استخراج کئے گئے اسی قاعدے سے یہ جمی استخراج ہوتے ہیں  
 کہ کتصیفات اتین سے آٹھ فرض کئے ایک مرتبہ اسکو ساتھ عدد خانہ مابقی اس کے کے کہ  
 چارہ میں جمع کیا بارہ ہوئے اور مرتبہ دوم اسکو ساتھ عدد خانہ مابقی اسکے کے کہ سولہ میں  
 جمع کیا چوبیس ہوئے پس دونوں کے حاصل سے ایک ایک کم اول میں گیارہ اور ثانی  
 میں تیس بچے کہ یہ دونوں فرد اول میں اب ان دونوں فرد اول کو آپس میں ضرب دیا دوسو  
 ترپن ہوئے کہ یہ فرد ثالث ہر اب ان تینوں فرد کو جمع کیا دوسو ستاسی ہوئے اسکا بھی  
 نام فرد اول ہر پس اصل عدد کو فرد ثالث میں یعنی آٹھ کو دوسو ترپن میں ضرب دیا دوسو ہزار  
 چوبیس ہوئے کہ یہ عدد زائد اور ایک متحابین کا ہے پھر اصل عدد کو دوسرے فرد اول  
 میں یعنی آٹھ کو دوسو ستاسی میں ضرب دیا دوسو ہزار دوسو چھیانوے ہوئے کہ یہ عدد ناقص  
 اور دوسر متحابین کا ہے پس اگر تین عددوں کے کسور اصم نکالے جائیں ہر آئینہ  
 مجموع کسور ہر ایک کے جن اور مساوی دوسرے کے ہوں گے فصل متیری بیان  
 استخراج مرتبہ سوم عددین متحابین میں یعنی سترہ ہزار دوسو چھیانوے اور اشارہ ہر ارا  
 چارہ سولہ میں مثل اوپر دو قاعدہ مذکورہ بالا کے قاعدہ پہلا مثلاً کتصیفات میں سے



سولہ فرض کے اسکو ایک بیمن ضرب دیا چوبیس ہوئے اور مرتبہ دوم اسکو تین بیمن ضرب  
 دیا اڑتالیس ہوئے اور دونوں کے حاصل سے ایک ایک کم کیا تو اول بیمن تیس اور ثانی بیمن  
 سیٹالیس بچے یہ دونوں فرد اول بیمن اب ان دونوں کو آئیں بیمن ضرب دیا ایک ہزار اکیس  
 ہوئے اسکا نام فرد ثالث ہو اب ان دونوں فرد اول اور فرد ثالث کو جمع کیا ایک ہزار اکیس  
 اکاون ہوئے یہ بھی فرد اول ہے پس اصل سد یعنی سولہ کو تضعیفات اشین سے لیے تھے  
 ایک ہزار اکیس بیمن کہ فرد ثالث ہے ضرب دیا سترہ ہزار دوسو چھیانوے ہوئے یہ عدد  
 زائد اور متحاین کا ہے بعد اسکے پھر اسی اصل عدد کو یعنی سولہ کو مجموع ہر دو فرد اول  
 و فرد ثالث میں بھی ایک ہزار ایک سو اکاون بیمن ضرب دیا انکارہ ہزار چار سو سولہ ہوئے  
 یہ عدد ناقص اور دوسرا متحاین کا ہے قاعدہ دوسرا بطریق عمل مذکورہ بالا یہ کہ مثلاً  
 تضعیفات تین سے سولہ لئے اور اسکو ساتھ عدد خانہ ماقبل اسکے کے یعنی ساتھ آخر کے  
 جمع کیا چوبیس بچے اور مرتبہ دوم اس کو ساتھ عدد خانہ مابعد اسکے کے تیس بیمن جمع کیا  
 اڑتالیس بچے پس نوٹ کے حاصل سے ایک ایک کم کیا تو اول بیمن تیس اور ثانی بیمن  
 سیٹالیس بچے کہ یہ دونوں فرد اول بیمن اب ان دونوں کو آئیں ضرب دیا ایک ہزار اکیس ہوئے  
 کہ یہ فرد ثالث ہے اب تینوں فردوں کو جمع کیا ایک ہزار اکیس اکاون ہوئے یہ بھی نام فرد  
 اول ہے پس اصل عدد کو ثالث میں یعنی سولہ کو ایک ہزار اکیس بیمن ضرب دیا سترہ ہزار دوسو  
 چھیانوے ہوئے یہ عدد زائد اور ایک متحاین کا ہے بعد اسکے یہ اصل عدد کو دوسرے فرد اول  
 بیمن یعنی سو کو ایک ہزار اکیس اکاون بیمن ضرب دیا انکارہ ہزار چار سو سولہ ہوئے یہ عدد ناقص اور دوسرا  
 متحاین کا ہے یہی طرح تضاعف تین و مثل میں چوتھ و غیرہ کے استخراج و اعداد متقابلہ کر سکتے ہیں و اگر  
 ان عدد زائد و ناقص کے سوراہم کئے جائیں ہر بیٹہ مجموعہ کو ہر ایک کے میل و مساوی دوسرے ہوئے  
 باب تیسرا استخراج وفق اعداد متحابہ میں مثل اوپر تین فصلوں کے  
 فصل اول استخراج وفق مرتبہ اول عددین متحاین میں یعنی وفق دوسو بیس عدد زائد

اور وفق دوسو چوراسی عدد ناقص ہیں پس واضح ہو کہ اب اول کی دوسری فصل میں بیان ہوا کہ اگر مالکولات یا ملبوسات یا مشروبات وغیرہ میں کہ جسکے اعداد فیما بین تجائب رکھتے ہوں وہ دو آدمی ایک ایک شے کے استعمال پر مدد مست کریں تو فیما بین ان دونوں کے عشق پیدا ہو جاوے گا اور اگر یہ نہ ہو سکے تو وفق عدد دین متحاین سے ایک ایک نقش بطور تکسیر کر کے دونوں اپنے پاس رکھیں کہ الفت ظاہری و محبت باطنی ان دونوں میں پیدا ہو جاوے گی لہذا وفق کے بیان کرنے کی ضرورت ہوئی پس چانتا چاہیے کہ وفق وہ عدد ہے کہ معنی عدد زائد و ناقص کہ جسکو عادات دونوں کا کہتے ہیں وہ مخرج اس عدد کا ہو یعنی وفق وہ عدد ہے کہ عادات مخرج اسکا ہوا اور عادات وہ عدد ہے کہ معنی عدد زائد و ناقص ہو پس عدد دین متحاین مرتبہ اول میں یعنی دوسو میں عدد زائد اور دوسو چوراسی عدد ناقص ہیں کہ عادات دونوں کا چار ہیں اور ربع کہ چار مخرج اسکا ہے وفق دونوں کا ہے یعنی ربع دوسو میں کا کہ پچپن ہوتے ہیں فق اسکا ہے اور ربع دوسو چوراسی کا کہ اکثر ہوتے ہیں وفق اسکا ہے لیکن عادات دونوں عدد زائد و ناقص کا چار ہیں اس جہت سے ہیں کہ یہ چار معنی ہر دونوں عدد زائد و ناقص کا کیونکہ حصے دوسو چوراسی کو دوسو میں تقسیم کیا چونکہ باقی رہی ہر دوسو میں کو کہ مقسوم علیہ تھا چونکہ تقسیم کیا انھائیں باقی ہے ہر دوسو میں کو کہ مقسوم علیہ تھا انھائیں تقسیم کیا آٹھ باقی رہے ہر آٹھائیں کو کہ مقسوم علیہ تھا آٹھ پر تقسیم کیا چار باقی رہی ہر آٹھ کو کہ مقسوم علیہ تھا چار پر تقسیم کیا کچھ باقی نہ رہا پس یہی مقسوم علیہ اخیر کا یعنی چار عادات ہر دونوں عدد زائد و ناقص کا کہ اسے دونوں کو فنا کیا اور ربع کو کہ چار مخرج اسکا ہے وفق ان دونوں کا ہر اور اس تقسیم سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ان دونوں عدد میں نسبت توافقی کی ہے یعنی یہ عدد دین متوافق ہیں الغرض ہر وفق دوسو میں کا پچپن ہے کیونکہ جب اس اصل عدد کو پچپن پر تقسیم کیا خارج قسمت چار رہا اور کچھ باقی نہ رہا پس پچپن کہ مقسوم علیہ ہر معنی ہے دوسو میں کا چار مرتبہ کر کے یس چار کہ خارج قسمت ہیں

عادہ اور پچیس وفق ہر دوسو میں کا اس طرح وفق دوسو میں کا اکثر ہے کیونکہ اس  
 اصل عدد کو اکثر تقسیم کیا خارج قسمت چار رہے اور کچھ باقی نہ رہا اکثر کہ مقسوم علیہ  
 ہر مضمی دوسو چوبیس کا ہے چار مرتبہ کر کے بیس چار کہ خارج قسمت ہے عادی اور  
 اکثر وفق دوسو چوبیس کا اور بیس چار تصنیفات اثنین سے واسطے استخراج عددین  
 متخاین مرتبہ اول کیلئے تھے جیسا کہ دوسرے باب کی فصل اول میں بیان ہوا فصل دوم  
 استخراج وفق مرتبہ دوم عددین متخاین میں یعنی دو ہزار چوبیس عدد زائد اور دو ہزار  
 دوسو چھیانوے عدد ناقص میں کہ ان دونوں کا آٹھ میں اور تین کے آٹھ مخرج اسکا ہے  
 وفق دونوں کا ہے یعنی تین دو ہزار چوبیس کا دوسو ترین ہوتے ہیں وفق اسکا ہے  
 اور تین دو ہزار دوسو چھیانوے کا دستاسی ہوتے ہیں وفق اسکا ہے لیکن عادی ان  
 دونوں عدد دوناقص کا جو آٹھ میں اس حد سے ہیں کہ یہ آٹھ مضمی ہے دونوں  
 عدد زائد و ناقص کا کیونکہ جب تک کوٹائی پر تقسیم کیا دوسو بہتر باقی رہے دو ہزار چوبیس کہ  
 مقسوم علیہ تعداد دوسو بہتر تقسیم کیا ایک سو بیس باقی رہے دو سو ستر کو کہ مقسوم علیہ تھا چوبیس  
 تقسیم کیا بتین باقی رہے ہر ایک سو بیس کو کہ مقسوم علیہ تھا ستر تقسیم کیا چوبیس باقی رہے پتر  
 کہ مقسوم علیہ تھا چوبیس پر تقسیم کیا آٹھ باقی رہے چوبیس کو کہ مقسوم علیہ تھا آٹھ پر  
 تقسیم کیا کچھ باقی نہ رہا پس یہی مقسوم علیہ اخیر کا یعنی عادی دونوں عدد زائد و ناقص  
 کا کہ اسے دونوں کو فنا کیا اور تین کے آٹھ مخرج اسکا ہر وفق ان دونوں کا ہے اور اس  
 تقسیم سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ دونوں عدد متوافق ہیں یعنی تین نسبت توافق کی الغرض  
 وفق دو ہزار چوبیس کا سوترین ہیں کیونکہ جب اس اصل عدد کو دہ وفق دوسو ترین پر  
 تقسیم کیا خارج قسمت آٹھ رہے اور کچھ باقی نہ رہا پس دوسو ترین کہ مقسوم علیہ ہر مضمی ہے  
 دو ہزار چوبیس کا آٹھ مرتبہ کے پس آٹھ کہ خارج قسمت ہیں عادی اور دوسو ترین پر وفق  
 چوبیس کا اس طرح وفق دو ہزار دوسو چھیانوے کا دوسو ستاسی ہر کیونکہ جب اس اصل عدد

عدد و فوق دو سو ستاسی پر تقسیم کیا خارج قسمت آٹھ رہے اور کچھ باقی نہ رہا پس دو سو ستاسی  
 کہ مقسوم علیہ ہے معنی ہے دو ہزار دو سو چھیانوے کا آٹھ مرتبہ کر کے پس آٹھ کہ خارج  
 قسمت ہیں عادی ہے اور دو سو ستاسی و فوق ہر دو ہزار دو سو چھیانوے کا اور یہی تصدیقات  
 اتین سے واسطے استخراج عددین متعابین مرتبہ دوم کے لیے تھے جیسا کہ دو سرباب کی دوسری  
 فصل میں بیان ہوا فصل تیسری استخراج و فوق مرتبہ سوم عددین متعابین میں چھ سترہ  
 ہزار دو سو چھیانوے عدد در اندازہ ہزار چار سو سولہ عدد ناقص میں کہ عدد و فوق ہر دو  
 سولہ میں و جزو و شانزدہم کہ شانزدہ خارج آٹھ ہر و فوق دو نو کا ہر یعنی ہر دو شانزدہم سترہ  
 ہزار دو سو چھیانوے کا ایک ہزار کا سی ہوتے ہیں فی اسکا ہر اور جزو و شانزدہم اٹھارہ ہزار  
 یا سو سولہ کا ایک ہزار ایک سو کا ون ہوتے ہیں فی اسکا ہر لیکن عددان دو نو کا عدد ناقص  
 دو سولہ میں اس جہت سے ہیں کہ یہ سولہ معنی ہے ان دو نوں کا کیونکہ جب سترہ ہزار دو سو  
 چھیانوے کو اٹھارہ ہزار چار سو سولہ پر تقسیم کیا ایک ہزار ایک سے میں باقی رہے ہر سترہ ہزار  
 دو سو چھیانوے کو مقسوم علیہ تھا ایک سے میں تقسیم کیا چار سو چھیانوے باقی رہے ہر  
 ایک سو میں کو مقسوم علیہ تھا چار سو چھیانوے پر تقسیم کیا ایک سو تھا میں باقی رہے ہر  
 چار سو چھیانوے کو مقسوم علیہ تھا ایک سو تھا میں تقسیم کیا ایک سو بارہ باقی رہے ہر ایک سو  
 بارہ میں کو مقسوم علیہ تھا ایک سو بارہ پر تقسیم کیا سولہ باقی رہے ہر ایک سو بارہ کو مقسوم  
 علیہ تھا سولہ باقی رہا پس مقسوم علیہ اخیر کا یعنی سولہ عادی ہے دو نوں عدد  
 ناقص کا کہ ات دو نوں کو کیا اور جزو و شانزدہم کہ شانزدہ خارج آٹھ ہر و فوق ان دو نوں  
 ہزار اس تقسیم سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دو نوں عدد متوفقین میں الغرض پس و فوق سترہ ہزار  
 دو سو چھیانوے کا ایک ہزار کا سی ہیں کیونکہ جب اصل عدد کو عدد و فوق پر تقسیم کیا خارج  
 قسمت سولہ رہے، کچھ باقی نہ رہا پس ایک ہزار کا سی کہ مقسوم علیہ ہر معنی ہر سترہ ہزار  
 دو سو چھیانوے کا سولہ مرتبہ کر کے پس سولہ کہ خارج قسمت عادی ہوا کہ ایک ہزار کا سی و فوق اس کا

اسی طرح وفق انصارہ ہزار چار سو سولہ کا ایک ہزار ایک ہوا کا ون میں کیونکہ جب اس اصل  
 سے دو عدد وفق بقیہ تقسیم کیا خارج قسمت سولہ رہے اور کچھ باقی نہ رہا پس ایک ہزار کا سی کہ  
 مستوم علیہ ہے معنی ہے انصارہ ہزار چار سو سولہ کا سولہ مرتہ کر کے پس سولہ کو خارج  
 قسمت ہر عاد ہوا و ایک ہزار کا سی وفق اسکا اور یہی سولہ تصنیفات اتین سے واسطے  
 استخراج عدد میں محتاجین مرتہ سوم کے لئے تھے جیسا کہ دوسرے باب کی تیسری فصل میں بیان ہوا

باب چوتھا وفق اے راد مستجابہ کے نقش لکھنے میں

واضح ہو کہ باب اول کی دوسری فصل میں بیان ہو چکا کہ استعمال عددین متحابین کا ماکولات یا ملبوسات یا مشروبات وغیرہ میں ۷۰ کے تو جابہ ہے کہ وفق عددین متحابین ایک ایک طور تکسیر پر کر کے دونوں شخص اپنے پاس رکھیں کہ ترارت عشق و محبت ان دونوں میں پیدا ہوگی پس بقہ استخراج و معروف وفق کا تیسرے باب میں بیان ہو چکا بقا عدہ نقش و وفق لکھے کا طریق انودح تین مصلوہین لکھا جاتا ہے **فصل اول** تحریر نقش و وفق عددین متحابین مرتد اول میں یعنی یکین کہ وفق ۲۲۰ عدد داند کا اور اکثر کہ وفق ہے ۲۸۴ عدد ناقص کا

پہلے اگر وہ کو مربع زمین پر کرنا چاہیں چلایت کہ عدد طرح مربع کہ میں پہلے اس سے طرح کریں ۱۵ ماتی رہے پس ماتی کو چار پر کہ عدد جانب طول مربع میں تقسیم کریں حصار قسمت چھ رہیں گے ایک کسر بچے کی پس بچہ کو مانہ اول میں لکھ کر

ماضافہ ایک تین دور، یعنی بارہ خانے پر کئے اور واسطے  
 ہر ایک کے اعتبار سے چار م یعنی ہشت مین دو اضافہ کیے

یہ دو چارم کے خاتمہ دوم یعنی خاتمہ دوم سے پھر باضافہ ایک ایک کے لکھ کر  
نقش تمام کیا جس میں عا ب سے عرضاً یا طو لاً یا قطر اتنا کرین ہی اصل عدد و فاقہ کہ  
۵۵ حاصل آئینگے پس یہ نقش و فاقہ عدد زائد کا مستخرج از ۲۲۰ موجب و مطلوب سے سے

1000

اگر اے کو مرتب اربع میں پر کر اچا ہیں سپس طرح  
 ربع کہ تیس ہیں اس سے لم کریں ۳۱ باقی رہے ہیں  
 باقی کو چار پر کر ۱۰ ماسا طول سے یا  
 ربع بن تقسیم کریں خارج قسمت ۳۱  
 ۱۰۰

۱۳	۱۶	۲	۶
۱۹	۸	۱۲	۱۷
۸	۲۲	۱۳	۱۱
۱۵	۱	۹	۲۱

ہے اور ایک کی کسر بھی ہیں اس کو خانہ اول میں لکھ کر با صافہ ایک  
 ایک کے قیاس دور پر کیے اور واسطے کسر ایک کے اندازے دور آخر یعنی خانہ ہتم میں  
 دو اصابہ کیے پھر دور آخر کے خانہ دوم سے با صافہ ایک ایک نقش تمام کیا سن طرف  
 سے کہ عرض یا طول یا قطر اشار کریں وہی اصل عدد و قیاس کہ اس میں اصل ہوں گے  
 پس یہ نقش عدد و قیاس ناقص کا مستخرج از ۱۰۰ منسوب محب و طالب ہے

فائن و واسع ہو کہ بعدوں سے نقش ثلث میں قیاس  
 کو پر کیا ہے کیونکہ نار مذہب علماء مشارق و نقوش  
 مثلث متعلق قمر سے ہے اور واسطے سعادت کے اور  
 نقش ربع متعلق قطار سے ہے اور واسطے کوشش کے

۱۷	۲	۲۳	۱۰
۲۳	۱۱	۱۶	۲۱
۱۲	۲۶	۱۸	۵
۱۹	۱۴	۱۳	۲۵

و علی ہذا القیاس تافش متع کہ در صل سے منسوب ہے اور علماء معارف نے عکس  
 اسکے مقرر کیا ہے یعنی نقش سہ در سہ کو منسوب کر لیا ہے اگرچہ در چار کو منسوب  
 بمشتری و ہذا القیاس تافش نہ در نہ کہ اس کو منسوب قمر سے کیا ہے اس سے اس  
 اہل منار بہ کے مثلث برائے نخست ہو اور ربع برائے سعادت ا حاصل بابر اہل  
 مشارقہ کے مثلث متعلق قمر سے ہے اور قمر کل کو اکب مبین صریح السیرت اس سبب سے  
 مثلث کو بھی صریح الاتر جانتے ہیں و جمیع علماء و حکمائے ہر ایک ہم جلالی و جمالی میں  
 اسی لوح مثلث سے کام لیا ہو بقوت عزایات روحانی و وقت مناسب بخور  
 لایق کے بحاصل لوح مثلث و قیاس در ذائد کا مستخرج از ۱۰۰ منسوب محبوب سے ہے

۴  
 اگر اے کو مرتب اربع میں پر کر اچا ہیں سپس طرح  
 ربع کہ تیس ہیں اس سے لم کریں ۳۱ باقی رہے ہیں  
 باقی کو چار پر کر ۱۰ ماسا طول سے یا  
 ربع بن تقسیم کریں خارج قسمت ۳۱  
 ۱۰۰  
 ہے اور ایک کی کسر بھی ہیں اس کو خانہ اول میں لکھ کر با صافہ ایک  
 ایک کے قیاس دور پر کیے اور واسطے کسر ایک کے اندازے دور آخر یعنی خانہ ہتم میں  
 دو اصابہ کیے پھر دور آخر کے خانہ دوم سے با صافہ ایک ایک نقش تمام کیا سن طرف  
 سے کہ عرض یا طول یا قطر اشار کریں وہی اصل عدد و قیاس کہ اس میں اصل ہوں گے  
 پس یہ نقش عدد و قیاس ناقص کا مستخرج از ۱۰۰ منسوب محب و طالب ہے  
 فائن و واسع ہو کہ بعدوں سے نقش ثلث میں قیاس  
 کو پر کیا ہے کیونکہ نار مذہب علماء مشارق و نقوش  
 مثلث متعلق قمر سے ہے اور واسطے سعادت کے اور  
 نقش ربع متعلق قطار سے ہے اور واسطے کوشش کے  
 و علی ہذا القیاس تافش متع کہ در صل سے منسوب ہے اور علماء معارف نے عکس  
 اسکے مقرر کیا ہے یعنی نقش سہ در سہ کو منسوب کر لیا ہے اگرچہ در چار کو منسوب  
 بمشتری و ہذا القیاس تافش نہ در نہ کہ اس کو منسوب قمر سے کیا ہے اس سے اس  
 اہل منار بہ کے مثلث برائے نخست ہو اور ربع برائے سعادت ا حاصل بابر اہل  
 مشارقہ کے مثلث متعلق قمر سے ہے اور قمر کل کو اکب مبین صریح السیرت اس سبب سے  
 مثلث کو بھی صریح الاتر جانتے ہیں و جمیع علماء و حکمائے ہر ایک ہم جلالی و جمالی میں  
 اسی لوح مثلث سے کام لیا ہو بقوت عزایات روحانی و وقت مناسب بخور  
 لایق کے بحاصل لوح مثلث و قیاس در ذائد کا مستخرج از ۱۰۰ منسوب محبوب سے ہے

۱۹	۱۱۲	۲۲
۲۱	۱۸	۱۶
۱۵	۲۳	۱۴

۱۱۲  
۱۱۲  
۱۱۲  
۱۱۲  
۱۱۲

ترتیب ۱۔ سب کی یہ ہے کہ وفق اسکا بچین میں اس عدد طرح مثلث  
کہ بارہ میں کم کیے ۳۴ باقی رہے ہیں باقی کو تین پر تقسیم  
کیا کہ عدد خانہ ساری مثلث میں طو لاً یا عرضاً خارج قسمت

۱۴ ہے ۱۴ اور ایک کی کسر بھی پس جس مثلث میں کہ کسر ایک یا دو کی بھی اسکو

مثلث کدندہ لنگ کتے ہیں کیونکہ سب کر کے کل اضلاع واقطار میں اعداد وفق برابر نہیں  
آتے ہیں پس جو دو کو خاصہ دوم میں لکھا کہ یہ خانہ ترقی و انتہی ہوا اور واسطے تجاویز اقل دولت  
و دوستی کے معین ہے اور اصافہ ایک ایک کے اور دو در اس لوح کی یعنی چھ خاصہ پر کیے  
اور آخر دو در دوم میں ۱۹ لکھے ہیں واسطے کہ ایک کے ابتداءے دور میں دو عدد بڑا ہے  
یعنی ۲۱ یعنی میرا صافہ ایک ایک کے نقش تمام کیا اس حسب طرف سے کہ شمار کریں وہی  
اصل عدد و ترقی ۱۰ میں حاصل ہوں گے کھ ایک ہے اس کے کہ اوکس میں ۵۴  
حاصل ہوں گے اور دو در عدد ناقص کا استخراج ۲۱۲ میں حسب و طالب سے سے  
مستخرج آئے ہیں ۱۰ ہر ایک وہی اسکا آئے ہیں اس میں سے مارہ طرح کیے ۵۹ رہے

۲۸	۱۵	۲۳	۹۱	۱۲	۵۱
۲۱	۲۲	۲۰	۱۱	۱۲	۵۱
۲۲	۲۹	۲	۱۱	۱۲	۵۱

اب واسطے کسر دو کے ابتداءے دو سوم میں تین عدد اضافہ کر کے ۱۱ لکھو پھر اصل  
ایک ایک کیے دو بھی پر کیا ہیں جس طرف سے کہ شمار کریں وہی اصل عدد و ترقی ۱۰ حاصل ہونگے الا  
ایک فخر چپ ہیں کہ میں ۲۹ حاصل ہوئے فضل دوم تحریر یقین فوق عددین تنجائیں مرتبہ دوم  
میں یہی ۲۵۳ کہ وفق جو ۲۳ عدد در اندکا اور ۲۸ کہ وفق جو ۲۲۹۶ عدد ناقص کا پس اگر  
۲۵۳ کو مربع میں کر کریں پس عدد طرح مربع نہ تیس میں کم کریں ۲۳ باقی رہے ہیں باقی کو  
بارہ پر تقسیم کیا خارج قسمت ۵۵ اور تین کی کسر نہی پس ۵۵ کو خاصہ اول میں لکھ کر باضا ذلک ایک

۲۵۳

عدد کے ایک دور یعنی بیارخانہ لکھے اور واسطے کسرتیں کے ابتداء دور سوم

✓ 444 20

یعنی حاسب پانزدہم میں دوسرا اضافہ کیے پھر دوسرا دوم کے ساتھ

$$\begin{array}{r} 1 \\ 11 \\ \hline 12 \end{array}$$

ایک ایک عدد ہر حال میں زیادہ کیے بغیر نفس کو تمام آیا میں ملے کہ اس میں

7

کو تیار کریں۔ طولاً یا عرضاً یا قطر، وہی اصل مدد و فوق ۵۳ حاصل آئیں گے۔

میں یقیناً وہی عدد زائد کا مستحق رہا۔ ۱۰۰۰ مسووم محبوبہ علیہ السلام اور

۵۸	۶۹	۶۶	۶۳
----	----	----	----

اگر ۶۸ مربع میں پر کر جایا میں تیس اس میں سے طے

0  
P 16  
672

۶۸	۵۶	۶۲	۶۰
----	----	----	----

کریں ۲۵۷ مافقی رج اس اثنی کو بار بار

۶۱	۶۲	۶۰	۵۷	تقسیم ایالت برح قسمت ۶۲ رستہ اور ایالت	۱۴۲۷	۲۵۷	۴
----	----	----	----	--	------	-----	---

$$\frac{42}{16}$$

۷۰	۵۸	۶	۶۵
----	----	---	----

فی کربھی میں ۴۴ لوگ مارے گئے

ماننا ہے ایک ایک عدد کے تین دو یعنی مارہ حاسہ پر کئے اور واسطے اس پر ایک

اساتے آخر میں دو اضافہ کیے پھر دور آخر کے خانہ دوم سے اضافہ ایک لکھ

نقش کو تمام کیا پس بن طرف سے کہ شمار کریں مرصا یا طولاً یا قطراً وہی اصل عہد

وفق ۲۸۷ ہیں حاصل آئیں گے پس یہ نقص وفق عدد ماضی کا استخراج ہے  $\frac{۲۲۹۷}{۲۸۷}$

منسوب مح وطالب سے ہے فصل سوم تحریر نفس عددیں متخامیں مرتبہ سوم

۷۴	۷۱	۷۴	۷۱
----	----	----	----

میں نے ۰۸۱۰ کے وقت ۷۴۷۱۷۱۷۱ کا اور

۷۷	۷۵	۷۴	۷۳
----	----	----	----

۱۵۱۱ھ تک وفق ہے ۱۴۱۵ھ میں کاسر میں پرہ

۴۹	۷۲	۸۰	۴۴

نقش مربع اور طریقہ سے پر کیا جاوے کہ خوشتر ہو سکتے

بے طریقوں سے ۵۰ روپے سے ۱۰۰ روپے تک

کھڑے ہو کر دیکھا اور اس صافہ آبِ ایک سردی کے ساتھ چلے گئے۔

اور عید میں بارہ خاشیہ بنے اور راجہ کی خدمت میں پیش کیے۔

الطوبى لعمري ادا و اوفى بطر کے یہ دو ہیں ۱۰



اکیس تھے بنسبت اور سطرون کے اعداد سے زائد پس اکیس کو اصل اعداد وفق  
عدد زائد ۱۰۸۱ سے کہ کیا ۱۰۶۰ باقی رہے اسکو اشدطے دو و چہارم میں لکھ کر  
باقی اذ ایک لایک کے نقش تمام کیا پس جس طرف سے کہ عرضاً یا طولاً یا قطر  
کرین وہی اصل عدد وفق کہ ۱۰۸۱ ہیں اصل ہوں گے پس یہ نقش عدد  
وفق عدد زائد کا مستخرج از ۱۰۶۰ ۱۰۸۱ منسوب محبوب و مطلوب سے ہے

اسی طرح وفق عدد ناقص ۱۱۵۱ کو مربع میں  
پر کیا تو اس میں بھی اکیس کی طرح دی ۱۱۳۰  
باقی رہے پس خانہ اول میں ایک سے  
بجزنا شروع کیا اور با صافہ ایک ایک کے  
تین دوریر کے ابا بتہ اسے دو و چہارم میں ۱۱۳۰ لکھے اور با صافہ ایک ایک

۸	۱۱	۱۰۶۱	۱
۱۶	۲	۷	۱۲
۳	۱۶۳	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۰۶۲

کے نقش تمام کیا پس جس طرف سے کہ شمار کرین وہی اصل عدد وفق ۱۱۵۱  
اصل ہونے پس یقین عدد ناقص کا مستخرج از ۱۱۳۰ ۱۱۵۱ منسوب محبوب طالب سے ہے

یہاں تک بیان اعداد متحابہ کا تھا کہ جو متعارفکام  
الہین کا تھا کہ اسکے اسمرا کو مخفی ترکہ کے رکھا تھا  
اب مقصد دوم میں بیان لائل محبت خلقی وغیرہ  
کا ہوگا مقصد دوم اسمرا بیان لائل خلقی و وجوہات

۸	۱۱	۱۱۳۱	۱
۱۱۳۰	۲	۷	۱۲
۳	۱۱۳۳	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۱۳۴

مسترب الہین میں میں دفع ہو کہ اول رسالہ میں بیان ہو چکا کہ کتاب بن الاتین  
دو طرح سے آیا ہے کہ بسبب طالع ولادت و تحویل سال وغیرہ کے ہوتی ہے  
تو بحسب فلسفہ و لہذا لائل کے کمی و بیشی مثبت و الفتن کی بنیاد رہتی ہے دو  
سبب غلیات و قویات وغیرہ کے ہوتی ہے پہل تک بیان قسم دوم کا ہوا اب  
اس مقصد میں ہم اول کا بیان ہوتا ہے پس یہ مقصد مشتمل ہے اوپر تین فصلوں کے

فصل اول بیان دلائل وجوہات محبت میں انخوان الصفا و اشجار الائمین ہے کہ  
جیسے مسقط نطفہ اور زائچہ وقت ولادت اور تحویل سال و قرآن میں مریخ و زہرہ  
مرد قوی ہوں ہرگز نہ وہ شخص صاحب طبع لطیف ہوگا اور عشق صاحبان حسن و جمال  
و نازنینان عذیم المثال سے ضرور ہوگا کیونکہ مریخ و زہرہ مہیج طبیعت و مولد عشق ہیں  
اور ضرور ہو کہ زائچہ وقت ولادت میں اسکے شمس و قمر صالح الحال ہوں لیکن دوستی و محبت  
اسکی دوسرے شخص کے ساتھ ہونا اور اتحاد باہمی انھوں کا بنا بر دلائل خلقی کے چہرہ  
وجوہات سے ہے وجہ اول یہ ہے کہ جن دو شخصوں کے زائچہ ولادت میں نہرین  
قوی ہوں اور ایک مولود کے نہرین دوسرے مولود کے نہرین کے ساتھ بنظر ثقلیت  
یا تسدیس ناظر ہوں یعنی موضع شمس ایک کا ساتھ موضع قمر دوسرے کے ناظر ہو بہودت  
ان دو شخصوں میں دوستی و محبت یحید ہوگی پس اگر ان دو شخصوں میں سے ایک مرد  
اور ایک عورت یا غلام تو در میان انکے عشق عظیم پیدا ہوگا اور اگر ان دونوں میں  
طالع عاشق کا ہو گیا رہوین حانہ طالع معشوق سے پڑے تو عشق شدید و بھکار ہوگا یا نکاح  
کہ سر و جان ایک دوسرے در پی کرین جبہ دوم یہ ہے کہ اگر در میان دو مولود سے  
شمس یا قمر ایک برج میں نہرین در میان ان دونوں کے دوستی ہوگی وجہ سوم یہ کہ  
اگر طالع دو شخصوں کا ایک برج پر ہے یا صاحب طالع دو شخصوں کا ایک ہی ستارہ ہو  
در میان ان دونوں کے دوستی و محبت ہوگی وجہ چارم یہ کہ اگر طالع دو شخصوں کا باہم دیگر بطر  
تسدیس ناظر ہو دلیل محبت بینہما کی ہو کیونکہ برج متناظرہ تسدیس باہم موافق میں کیفیت  
فاعلیتہ میں و مخالفہ میں کیفیت منفعلہ میں و فاعل اقوی ہر منفعل سہل انظر تسدیس دلیل  
نیم دوستی کی ہوئی اور ہر ایک برج کو ساتھ متبرے اور گیارہوین برج کی نظر تسدیس ہے  
وجہ پنجم یہ کہ اگر طالع دو شخصوں کا باہم دیگر بنظر ثقلیت ناظر ہو یعنی طالع و فو کا ایک ہی مشابہ ہو مثلاً  
باہم نظر ثقلیت کہتے ہیں جیسا کہ طالع ایک کا محل ہو اور طالع دوسرے کا سہل ہو یا توں سطح طالع

اگر ایک کا ثور ہو اور دوسرے کا سنبلہ ہو یا جدی دلیل ہے کہ درمیان ان دونوں کے اغلب چیز وغینہ موافقت ہوگی اور زمانہ دراز تک رہیگی کیونکہ ہر ایک برج مثلثہ کا ساتھ دوسرے برج کے اسی مثلثہ سے موافق ہے کیفیت فاعلیۃ میں بھی اور کیفیت منفعلہ میں بھی لہذا بنظر تخلیث دلیل تمام دوستی کی ہوئی اور تشاشات عناصر اربعہ یہ ہیں

وجہ ششم یہ کہ اگر طالع کسی عورت کا ساتواں خانہ طالع مرد سے پڑے یا طالع محرم کا دسواں خانہ طالع خدمتکار سے پڑے یا طالع معشوق کا گیارہواں خانہ طالع عاشق سے پڑے دلیل ہے کہ درمیان دونوں کے محبت و مودت

آتش مثلثہ	خاک مثلثہ	مادی مثلثہ	آبی مثلثہ
سحل	ثور	جوزا	سرطان
اسد	سنبلہ	میزان	عقرب
قوس	جدی	دلو	حوت

باہمی بغایت و بے نہایت ہوگی اور زمانہ دراز تک رہیگی اور ایک دوسرے سے برخوار ہونگے بشرط آنکہ درمیان کو کب مستولے دونوں کے یعنی مستولے مرد و زن خادم و مخدوم و عاشق و معشوق باہمی نظر دوستی و نظر قبول آرہے گئے ہو اور دونوں مستولے نیکو حال و مسعود ہوں پس اگر ایسا موت و دلیل ہے کہ درمیان ان کے سالہا سال آمیزش و موافقت ہے اور اگر ان دونوں مستولی وغینہ سے ایک کو کب سعد ہو اور ایک محس اور نظر قبول از یک دیکر ہو تو صاحب سعد کو سیرت سیک ہوگی اور صاحب محس کو سیرت نہ نیک ہوگی نہ بد لیکن دونوں میں موافقت چل ہوگی وجہ ہفتم یہ کہ اگر دو مولود کے زائچہ ولادت میں کو کب سعد ایک موضع میں پڑے ہوں دلیل ہے کہ درمیان ان کے محبت و مودت ہوگی اور ایک دوسرے کو نیکی و نفع پہونچائیگی اور منفعت بحسب طبیعت اس کو کب کے سعد کو پہونچے گی مثلاً اگر وہ سعد مشتری ہو تو جاہ و ثروت و مال چل ہوگا اور اگر وہ سعد زہرہ ہو تو لذت و الفت و انس و مودت چل ہو پس اگر وہ سعد و نون کے طالع میں ہو تو دونوں کو نفع ایک دوسرے کے نفس پہونچے

اور اگر وہ سعد خانہ دوم خانہ مال میں ہو تو نفع باہم دیگر سبب مال معاش کے ہو  
 اور اگر وہ سعد خانہ سوم میں ہو تو نفع باہم دیگر سبب تحصیل علم یا نقل نزدیک کے ہو  
 اور اگر وہ سعد خانہ چارم میں ہو تو نفع باہم دیگر سبب عمارت و زراعت و باغ و زمین  
 کے ہو اور اگر وہ سعد خانہ دہم میں ہو تو نفع باہم دیگر سبب جاہ و شغل و عمل و طاعت کے ہو  
 و علیٰ ہذا القیاس جس خانہ میں وہ سعد ہو سبب منوبات اُس خانہ کے ایک دوسرے  
 کو نفع پہنچائیں گے و چہ ہستم یہ کہ برج طالع مطیع ہوتا ہے اپنے برج مستعلیٰ کے  
 اور صاحب طالع کو صاحب مستعلیٰ کی محبت زیادہ ہوتی ہے جیسا کہ الظلیوس نے قمر الفلک  
 کے کلمہ سی و پنجسم میں لکھا ہے کہ والزوج المطیع استمد محمد بن جوہر  
 کہ مطیع ہے اسکو محبت شدید تر ہے اور برج مستعلیٰ اس کو کہین گے کہ جو برج  
 طالع سے فوق الارض ہو اور یہ بھی لکھا ہے کہ برج معوج الطالع مطیع ہیں  
 برج مستقیم الطالع کے تو اول جدی سے آخر جوزائک سب برج معوج الطالع  
 و کو تاہ مطالع ہیں اور اول سرطان سے آخر قوس تک برج مستقیم الطالع ہیں  
 مطالع و جہنم یہ کہ اگر وہ مولود کے زائچہ ولادت میں سہم السعدت ایک برج میں پڑا  
 ہو دلیل محبت بینہما کی ہے اور نسبت طمع داشت کے باہم یکساں ہے کی بات  
 حاصل ہوا و سہم السعدت کو سہم القمر بھی کہتے ہیں اور طریق استخراج سہم السعدت  
 و غیرہ کار سالہ ضیاء النجوم میں مرقوم ہو چکا فضل و رحمہم ربنا انما نرجو الخ  
 اور وہ صاحب طالع وقت ولادت سے پس وہ برج کہ اگر وہ صاحب طالع  
 دو شخصوں کے آپس میں دوست ہوں دلیل ہے کہ ان دو محسنوں میں آپس میں  
 دوستی ہوگی جیسا کہ اگر طالع ایک شخص کا برج اسد ہو اور طالع دوسرے کا  
 سرطان ہو اور اسد جانہ شمس ہے اور سرطان خانہ قمر و خمس قمر میں دوستی  
 جانین سے ہے کہ ان دو شخصوں میں بھی دوستی جانین سے ہوگی اور بیان

تقصیلی اسکا آگے آئے گا اور چونکہ دوستی اور دشمنی موقوف ہے معرفت یہ دوستی  
 و دشمنی کو اک کے لہذا دوستی و دشمنی کو اک کا بیان ضرور ہوا پس واضح ہو کہ صداقت  
 و عداوت کو اک میں محین میں اختلاف ہو جیسا کہ اور یحان بیرونی نے تفہیم العلوم میں لکھا  
 ہے کہ بعض منجین کا قول یہ ہے کہ جو دو کو اک کی طبیعت و اثر میں باہم متصادق و متفق ہیں وہ  
 دونوں آپس میں دوست ہیں مثل زحل و مریخ کے اور جو دو کو اک کی طبیعت و اثر میں باہم  
 متضاد ہیں وہ دونوں دشمن ایک دوسرے کے ہیں مثل زحل و مشتری کے زحل منظم نجس مفر  
 ہے اور مشتری ماضی سعد معتدل اور بعض منجین کا قول یہ ہے کہ جو دو کو اک کی کیفیت میں باہم متضاد  
 ہوں وہ آپس میں دوست ہیں اور جو کہ باہم متضاد ہیں وہ آپس میں دشمن ہیں جیسا کہ کوکب ناری  
 دوست بادی ہے اور آبی دوست خاکی اور ناری دشمن آبی اور بادی دشمن خاکی اور  
 بعض منجین باعتبار اوضاع بیوت کا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جن دو کو اک کے بیوت بنظر  
 صداقت باہم ناظر ہوں ثلثیت یا تسدیس ہے دونوں میں دوست ہیں جیسا کہ برج  
 سنبدا کو ساتھ عقرب کے اور حمل کو ساتھ جوزا کے نظائر تسدیس ہے تو درمیان عطارد  
 و مریخ کے دوستی ہے اور جن دو کو اک کے بیوت بنظر عداوت باہم ناظر ہوں تربع  
 یا مقابلہ ہے دونوں آپس میں دشمن ہیں جیسا کہ سرطان کو ساتھ جدی کے نظر مقابلہ  
 ہے پس قمر و زحل آپس میں دشمن ہیں اسی طرح برج اسد کو بھی دلو سے نظر مقابلہ ہے  
 تو شمس و زحل بھی آپس میں دشمن ہیں یا جو دو کو اک کہ خانہ اسکا بارہوان خانہ کوکب  
 دیگر کا ہو وہ کوکب آپس میں دشمن ہیں جیسا کہ سنبدا بارہوان خانہ ہے برج  
 میزان سے اور ثور بھی بارہوان خانہ ہے برج جوزا سے پس عطارد و زہرہ آپس میں دشمن ہیں  
 لیکن صداقت و عداوت کو اک موافق پوچھتی بہت جانتا ہے کہ اور طریق یہ ہے کہ  
 پہلے سبع سیارہ کو سطر اول میں لکھیں اور نیچے ہر کوکب کے خانہ مول الترکون سکا لکھیں  
 اور ماتحت اسکے مول الترکون کا خانہ دوم پھر چارم پھر پنجم پھر ششم پھر ہفتم پھر دوازدہم لکھیں پھر نیچے

ان خانوں کے خانہ شرف کو اکب لکھیں اس طرح سے						
کو اکب	زحل	مشعر	مرح	شمس	مرہرہ	عطارد
خانہ بائیں ل ترکون	دلو	قوس	حمل	اسد	مراں	سنبلہ
خانہ ۲ مول ترکون	حوت	جدی	تور	سنبلہ	عقرب	ماہزائ
خانہ ۳ مول ترکون	تور	حوت	سرطان	عقرب	جدی	فوس
خانہ ۴ مول ترکون	جوزا	حمل	اسد	قوس	دلو	جدی
خانہ ۵ مول ترکون	سنبلہ	سرطان	عقرب	حوت	تور	حمل
خانہ ۶ مول ترکون	مہران	اسد	قوس	حل	جوزا	تور
خانہ ۷ مول ترکون	جدی	عقرب	حوت	سرطان	سنبلہ	اسد
خانہ ۸ مول ترکون	مراں	سرطان	جدی	حمل	حوت	سنبلہ

پس سب سیارات میں سے شمس و قمر کا ایک ہی خانہ ہو اور باقی کو اکب کے دو درخت ہوں



خانہ ۱ قوس  
خانہ ۲ جدی  
خانہ ۳ سرطان  
خانہ ۴ عقرب  
خانہ ۵ حمل  
خانہ ۶ تیر  
خانہ ۷ جوزا  
خانہ ۸ سنبلہ  
خانہ ۹ مہران  
خانہ ۱۰ قوس  
خانہ ۱۱ جدی  
خانہ ۱۲ سرطان

پس ہی ایک ایک خانہ شمس و قمر کا جس کو کہے ماتحت میں واقع ہوں تو شمس قمر دست ہوں گے  
کے ہیں مثل اسد کے کہ ماتحت مری میں واقع ہو اور مثل سرطان کے کہ ماتحت مشتری میں واقع ہے پس  
شمس و قمر دست مری کا ہو اور قمر دست مشتری کا اور وہی ایک خانہ جس کو کہے ماتحت میں واقع ہو تو  
شمس و قمر دشمن اسکے ہونگے جیسا کہ سرطان اسد ماتحت زہرہ میں نہیں ہیں پس شمس و قمر دشمن ہوں گے  
لہذا اگر کو اکب غصہ بخیرہ کہ جنے دو خانہ بھی پس اگر دونوں خانہ کسی کو اکب بخیرہ کے ماتحت میں  
کسی کو کہے واقع ہوں پس وہ کو اکب بھی دست ایز ماتحت کا ہو جیسا کہ دونوں خانے زہرہ کے

ماحت زحل میں واقع ہیں ہرہہ دوستی زحل کا اور اگر ایک ہی حانہ کسی کو کب متحیرہ کا  
 ماتحت میں ہے کسی کو کب کے واقع ہوا اگرچہ تکرار واقع ہو تو وہ کو کب مساوی اپنے  
 ماتحت کا جیسا کہ ایک خانہ زہرہ کا برج تور ماتحت قمر میں واقع ہے اگرچہ تکرار واقع  
 ہو پس ہرہہ مساوی ہر قمر کا اور اگر دو خانوں میں سے ایک حانہ بھی کسی کو کب متحیرہ کا  
 ماتحت میں کسی کو کب کے واقع ہو تو وہ کو کب ثمن اپنے ماتحت کا ہے مثل حانہ سے  
 زہرہ کے کہ اسکا ایک حانہ بھی باعث مشتری میں واقع نہیں ہوا ہے پس ہرہہ  
 دشمن ہے مشتری کا یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے صداقت و عداوت کو اکب کا لیس  
 واسطے سہولت دہیں مبتدی کے اسی قاعدے سے یہ جدول سنائی گئی ہے

### جدول دوستی و دشمنی کو اکب

کو اکب	رحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
دوستاں	عطارد	شمس	مریخ	عطارد	شمس	قمر	زہرہ
کو اکب	زہرہ	مریخ	مسہرے	مسہرے	زحل	زہرہ	عطارد
باوایاں	مشتری	رحل	رحل	عطارد	مریخ	مریخ	مریخ
کو اکب		زہرہ	زہرہ	زہرہ	زہرہ	زہرہ	زہرہ
دشمن	شمس	عطارد	عطارد	زحل	شمس	شمس	شمس
کو اکب	مریخ	زہرہ	زہرہ	زہرہ	زہرہ	زہرہ	زہرہ

تفصیل اس اجمال کی یہ ہر کہ باہر اس قاعدے کے حالات کو اکب باہر یکہ دوستی و دشمنی  
 و مساوات میں چھ طرح ہے اول دوستی جانیں کی ہے یعنی شمس کہ ساتھ شمس  
 اور مریخ اور مشتری کے اور عطارد کو ساتھ زہرہ کے اور زہرہ کو ساتھ زحل کے دوسری  
 جانیں کی ہر کیونکہ خانہ ان کے ماتحت دوسرے کے واقع ہیں دوم دشمنی جانیں کی ہے  
 یعنی شمس کو ساتھ زحل اور زہرہ کے دشمنی جانیں کی ہر کیونکہ کوئی خانہ نہ رہے کہ جانیں سے

دوسرے کے ماتحت مین واقع نہیں ہے سو م مساوات جانبین کی ہے یعنی زہرہ کو ساتھ مریخ کے اور مشتری ساتھ زحل کے دونوں جانب سے نہ دوستی ہے نہ دشمنی کیونکہ انکے دونوں حانون مین سے ایک ہی خانہ دوسرے کے ماتحت مین واقع ہے چہارم دوستی ایک جانب سے اور دشمنی دوسرے جانب سے جیسے عطارد دوست قمر کا ہے اور قمر دشمن عطارد کا کیونکہ دونوں خالص عطارد کے ماتحت قمر ہیں اور خانہ قمر ماتحت عطارد مین نہیں ہے پنجم ایک جانب سے دوستی ہو اور جانب دیگر سے مساوی جیسے قمر دوست ہے مشتری کا اور مشتری مساوی ہے ساتھ قمر کے اور شمس دوست ہے عطارد کا اور عطارد مساوی ہے ساتھ شمس کے اور عطارد دوست ہے زحل کا اور زحل مساوی ہے ساتھ عطارد کے اور قمر دوست ہے مریخ کا اور مریخ مساوی ہے ساتھ قمر کے بدلیل مذکور ششم ایک جانب سے دشمنی ہو اور جانب دیگر سے مساوی جیسا کہ عطارد دشمن ہے مریخ کا اور مریخ مساوی ہے ساتھ عطارد کے اور عطارد دشمن ہے مشتری کا اور مشتری مساوی ہے ساتھ عطارد کے اور قمر دشمن ہے زہرہ کا اور زہرہ مساوی ہے ساتھ قمر کے اور قمر دشمن ہے زحل کا اور زحل مساوی ہے ساتھ قمر کے اور مریخ دشمن ہے زحل کا اور زحل مساوی ہے ساتھ مریخ کے بدلیل مذکور بعد اسکے یہ بھی واضح ہو کہ جس کو کب کو ساتھ زحل کے دوستی یا دشمنی یا مساوات ہو اُسکو ساتھ راس و ذنب کے بھی وہی حالت ہو اور راس و ذنب کو بجائے زحل کے تصور کرنا چاہئے یہاں تک بیان صداقت و عداوت کو اکب کا تا کہ یہ ایک مقدمہ تھا واسطے اثبات صداقت و عداوت و شخصوں کے پس ان حالات شش گونہ کو اکب سے بہت سے فروعات پیدا ہوتے ہیں منجملہ اُنکے آئمہ فروغ پر لکھنا کی جاتی ہے اول یہ کہ اگر طالع ولادت ایک شخص کا حمل یا عقب ہو اور طالع ولادت دوسرے کا اسد دلیل ہو کہ درمیان ان دونوں کے دوستی ہوگی کیونکہ درمیان مریخ و شمس کے دوستی جانبین کی ہے خاصۃً صاحب طالع حمل کو صاحب طالع اسد سے اسلئے کہ حمل واسد باہم شامل ہیں کہ دونوں ایک ہی پشتلے



آتش سے ہیں اور تثلیث کہ دلیل تمام دوستی کی ہے باہم ناظرین پس طالع و صاحب  
 طالع دونوں اقتضائے دوستی رکھتے ہیں لیکن برج عقرب آبی ہے اور عقرب و اسد  
 بنظر تربیع کہ دلیل نیم دشمنی کی ہے باہم ناظرین پس عقرب یا برج اسد از روے  
 طالع کے مخالف رکھتا ہے اور از روے صاحب طالع کے موافقت کہ شمس کو ساتھ میرج  
 کے دوستی جانبین کی ہے و مگر طالع ایک شخص کا ثور یا میزان ہو اور طالع دوسرے کا جوزا  
 یا سنبلہ ہو درمیان ان دونوں کے دوستی ہو کیونکہ درمیان زہرہ و عطارد کے دوستی  
 جانبین کی ہے خاصہ شخص طالع ثور کو ساتھ شخص طالع سنبلہ کے کیونکہ ثور و سنبلہ دونوں ایک ہی  
 مثلثہ خاکی سے ہیں اور باہم بنظر تثلیث ناظر اور سیطرہ تخص طالع جوزا کو ساتھ تخص طالع میزان  
 کے کہ دونوں مثلثہ بادی سے ہیں وہ باہم بنظر تثلیث ناظر ہیں طالع و صاحب طالع دونوں  
 اقتضائے دوستی رکھتے ہیں سو مگر طالع ایک مولود کا ثور یا میزان ہو اور طالع دوسرے  
 کا جدی یا دلو درمیان ان دونوں کے دوستی ہوگی کیونکہ درمیان زہرہ و عطارد کے  
 دوستی جانبین کی ہے خاصہ مولود طالع ثور کو ساتھ مولود طالع جدی کے کہ دونوں  
 برج مثلثہ خاکی سے ہیں اور باہم بنظر تثلیث ناظر اور مولود طالع میزان کو ساتھ مولود  
 طالع دلو کے کہ دونوں برج مثلثہ بادی سے ہیں پس طالع و صاحب طالع دونوں اقتضائے  
 دوستی رکھتے ہیں چہاں مگر طالع ایک شخص کا اسد ہو اور طالع دوسرے کا قوس یا جوت  
 درمیان ان کے دوستی ہوگی کیونکہ درمیان شمس و مشتری کے دوستی جانبین سے  
 ہے خاصہ تخص طالع اسد کو ساتھ تخص طالع قوس کے کہ دونوں برج مثلثہ آتش سے  
 ہیں اور بنظر تثلیث ناظر ہیں طالع و صاحب طالع دونوں اقتضائے دوستی رکھتے  
 ہیں لیکن برج حوت آبی ہو اور اسد آتش اور باہم بنظر ساقط از نظر پس طالع اقتضائے دوستی رکھتا  
 ہے اور صاحب طالع اقتضائے دوستی چیم مگر طالع ولادت کا ایک برج اسد ہو اور طالع ولادت  
 دوسرے کا سرطان درمیان ان کے دوستی ہوگی کیونکہ درمیان شمس و قمر کو دوستی جانبین کی ہے

لیکن اسد آتشى ہوا اور سرطان آبی پس طالع اقتضاے دشمنی کرتا ہے اور صاحب طالع  
اقتضاے دوستی ششم اگر طالع ایک کا اسد ہوا اور طالع دوسرے کا جدی یا دلو  
درمیان نئے دشمنی ہوگی کیونکہ درمیان شمس زحل کے دشمنی جابین کی ہوا و مثلثات  
مین بھی کوئی مشاکلہ نہیں ہر بیج اسد تپتی ہے اور جدی خاکی اور دلو بادی اور اسد  
کو ساتھ جدی کے سقوط نظر ہے اور ساتھ دلو کے نظر مقابلہ کو مقابلہ دلیل متام  
دشمنی کی ہے پس طالع دونوں اقتضاے دشمنی رکھتے ہیں، **مضم** اگر  
طالع ایک کا اسد ہوا اور طالع دوسرے کا ثور یا میزان درمیان نئے دشمنی ہوگی  
کیونکہ شمس زہرہ میں دشمنی جابین کی ہوا و مثلثات میں بھی کوئی مشاکلہ نہیں اسد  
تپتی ہے اور ثور خاکی اور میزان بادی اور اسد کو ساتھ ثور کے نظر ترجیع ہے پس  
طالع و صاحب طالع دونوں اقتضاے دشمنی رکھتے ہیں لیکن اسد کو ساتھ میزان  
کے نظر تسدیس ہے کہ دلیل نیم دوستی کی ہے تو یہاں پر طالع مقتضاے دوستی ہے  
اور صاحب طالع مقتضاے دشمنی، **مضم** اگر طالع ایک کا جوزا یا سنبلہ ہوا اور طالع  
دوسرے کا سرطان پس مولود طالع جوزا و سنبلہ کا دوست ہوگا مولود طالع سرطان اور  
مولود طالع سرطان کا دشمن ہوگا مولود طالع جوزا و سنبلہ کا کیونکہ عطارد دوسرے قمر کا  
اور تسد و تین ہے عطارد کا اور طالع کا بھی اقتضاے دوستی جابین کا نہیں کرتا  
ہے بجز آنکہ سنبلہ کو ساتھ سرطان کے نظر تسدیس ہے فقط و قس علیٰ ہذا اللواتی  
پس جہاں پر دلائل دوستی و دشمنی دونوں جمع ہوں حکم اغلبیہ پر کیا جاتا ہے  
**فصل سوم در بیان محبت بین الاشیاء از روئے راس کے**  
پس واضح ہو کہ ہر وقت دلالت کے جس بیج میں کہ قمر ہوتا ہر ہی بیج کے کسی حرف پر  
نام مولود کا رکھا جاتا ہے اسی کو راس کہتے ہیں اہل ہند میں اس امر کا التزام ہوتا ہے  
اگر اہل اسلام میں یہ مروج نہیں ہے، وہ بغیر اس دینے جو چاہتے ہیں نام مولود کا رکھتے ہیں

اسی سبب احکام نجومی مسلمانوں کے حق میں مطابق نہیں پڑتے ہیں اور ہندوؤں کے حق میں مطابق آتے ہیں کیونکہ ان کا نام راس دیکھ کے رکھا گیا ہوتا ہے اور اُسکی بہت تاثیر ہوتی ہے پس مسلمانوں میں نام کا حرف اول اگر الف ہے تو اس کا مجاز امیکہ راس کہتے اور اگر حرف اول میم ہے اسکو سنگہ راس کہتے ہیں اور احکام ان کے بحساب راس کے بیان کرتے ہیں نام راس انسان کا اگر حقیقتہً ہر تو تاثیر اسکی پوری ہوگی اور اگر مجازاً ہو تو تاثیر کم ہوگی پس نام انسان کا اردو راس کے حقیقتہً یا مجازاً دلائل و وجوہات محبت اس کے کئی طرح ہیں اول اگر دو شخصوں کی ایک راس ہو درمیان ان دونوں کے محبت ہوگی دوم اگر صاحب راس دو شخصوں کا ایک ہی ستارہ ہو دلیل محبت باہمی کی ہے مسموم درمیان اسر دو شخصوں کے نظر محبت ہو دلیل محبت باہمی کی ہے چہارم درمیان صاحب دو شخصوں کے اگر نظر تسلیم یا تسدیع دلیل اتحاد باہمی کی ہو تخم اگر درمیان صاحب راس دو شخصوں کے دوستی حابین سے ہو تو دلیل محبت و اتحاد باہمی کے ہے ستم اگر راس دونوں کی یعنی وہ برج کہ جس میں بروقت ولادت کے قمر تھا ایک متلشہ سے ہون تہی یا مادی یا آبی یا خاکی تو دلیل باہمی کی ہے ہفتم اگر راس معشوق کی گیارہ ہواں خانہ راس عاشق سے پڑو دلیل محبت باہمی کی ہے اسی طرح اگر راس روجہ کی ساتواں خانہ راس شوہر سے پڑو دلیل اتفاق باہمی کی ہے فائز اس فصل سابق میں وجوہات محبت میں لائینہ کی از روے راس کے بیان ہوئے ہیں اور راس کا پہچاننا موقوف ہے معرفت حروف بروج اثنا عشر و منازل قمر پر پس واسطے معرفت اس حروف منازل قمر کے یہ فائدہ لکھا گیا پس واضح ہو کہ جو حروف بروج اثنا عشر سے منسوب ہیں وہ دو قسم پر ہیں ایک وہ کہ جو معمول یہ حکم یونان کا ہے

دوسرے وہ جو حکماء ہند کا ہے اور فرق ان دو تسموں میں ہر ایک جیسا کہ  
حرف فاطمی یونانی میں متعلق منزل کلیل سے ہے کہ یہ منزل برج میزان میں ہے اور  
زمان ہندی میں فا کو پچا کہتے ہیں ساتھ باے فارسی اور باے تختی کے اور پچا متعلق  
منزل نغایم سے ہے کہ یہ منزل برج قوس میں ہے پس جو فرق در میان حکماء یونان اور  
حکماء ہند کے ہو وہ اس بنا پر ہے کہ یونانیوں پر اہل جفر ٹھائیں حرف کو ٹھائیں منزل قمر  
نقش کرتے ہیں اور حروف ابجد میں ہر اک حرف کو ایک منزل سے متعلق کیا ہو اور مقدار ایک  
منزل کی تیرہ درجہ میں تقریباً خواہ ایک سوچ میں ہو یا دو برجونہیں پس اس مطلب کے لئے ایک جدول لکھی جاتی  
ہو تا وہ اس طرح متبدی کر تہاں ہو جاوے پس جدول حروف مست و مثبت گاہ ابجد بر طبق منازل قمریہ

حل			ذو			جورا		
سرطس	نفس	ثریا	تراپا	دراپا	بقعدہ	بقعدہ	دریغ	دریغ
۱۳	۱۳	۲	۹	۱۳	۲	۹	۱۳	۱۳
ا	ب	ج	ج	د	د	د	و	ز
سوطاں			اسد			میل		
نترہ	طیر	حصہ	حصہ	ررہ	ویرہ	ویرہ	عوا	ساک
۱۳	۱۳	۲	۹	۱۳	۲	۹	۱۳	۱۳
ح	ط	ی	ی	ک	ل	ل	م	ن
مراں			عقرب			قوس		
عمرہ	راما	اکلیل	کلش	قلش	خولہ	شولہ	نغایم	لمدہ
۱۳	۱۳	۲	۹	۱۳	۲	۹	۱۳	۱۳
س	ع	ف	ف	ص	ق	ق	س	ش
حدی			دلو			جوا		
ذاکھ	لمع	سعود	عود	احیہ	مقدم	مقدم	موجہ	موجہ
۱۳	۱۳	۲	۹	۱۳	۲	۹	۱۳	۱۳
ت	ث	ح	ح	د	ص	ض	ظ	ع

لیکن نزدیک حکماء ہند کو منازل قمریہ ۲ ہیں اور منزل ذاک کو کہ بائیسویں منزل ہے

برج جدی میں جسکو ہندی میں ابجست کہتے ہیں شمار نہیں کرتے ہیں اور اسکو مخفی کہتے ہیں مگر تولد طفل اور جنگ نکاح میں اس پختہ سے کام لیتے ہیں اور احکام جاری کرتے ہیں اور حروف کو اٹھائیں منزل پر تقسیم کرتے ہیں اور حروف کو سنسکرت میں اعراب نہیں ہوتا ہجس طرح کہ عربی میں ہوتا ہے مثلاً الف عربی میں مضموم و مفتوح و مکسوساکن ہوتا ہے پس الف حرف ہے اور ضمہ و فتحہ و کسرہ حرکت اسکی ہے اور زبان سنسکرت میں بھی الف بارہ طرح سے لکھا جاتا ہے اور بارہ طرح سے پڑھا جاتا ہے اور صورت تحریر ہر طرح کی جدا گانہ ہوتی ہے مثلاً الف پہلے بفتحہ پڑھا دوسرے باشباع فتحہ تیسرے بکسرہ چوتھے باشباع کسرہ پانچویں بضمہ چھٹے اشباع ضمہ ساتویں بکسرہ ہجول و اشباع آٹھویں بفتحہ دیباے ساکن نوین بضمہ ہجول و اشباع دسویں بفتحہ دواوساکن گیارھویں بفتحہ و نوں غنہ بارھویں بفتحہ و ہاے ساکن اسی طرح ہر حرف کو بارہ بارہ طرح سے پڑھتے اپنی اور ان بارہ طرحوں میں سے ہر واحد ایک حرف خاص ہے اور صورت تحریر بعض حروف کی آخر رسالہ زبدۃ الغنوم میں تحریر ہو چکی اور سوائے انکے اور بھی بعض حروف خاص اسی زبان کے ہیں پس یہی بناء اختلاف ہے در میان یونانیوں اور اہل ہند کے اور یہ بھی ہے کہ حرف ز کو ج کہتے ہیں زینب کہ جنیب بولتے ہیں اور بجائے قاف کے کاف استعمال کرتے ہیں قاسم کو کاسم کہتے ہیں اور بجائے ح کے کھ بے ہائے مخفی بولتے ہیں خدیجہ کو کھدیجہ کہتے ہیں اور بجائے ف کے پھ استعمال کرتے ہیں فاطمہ کو پھاطمہ کہتے ہیں اور بجائے ع کے الف استعمال کرتے ہیں علی کو الی کہتے ہیں اور حکماء ہند وقت ولادت طفل انھیں حروف پر اس لڑکے کا نام رکھتے ہیں اور قاعدہ نام رکھنے کا یہ ہے کہ بروقت ولادت کے دیکھتے ہیں کہ قمر کس چہرے پر کس پختہ کی ہے اور کس چہرے پر اس کا جو حرف ہوتا ہے اسی حرف پر نام رکھتے ہیں

اور منزل کو ان کے یہاں پہنچتے ہیں اور بہترین چارچمن ہوتے ہیں اور  
ہرچمن کا ایک ایک حرف ہوتا ہے جدول یہی ہے

میکھ			برکھ		
اشٹوی	مستری	کریمکھا	کریمکھا	روہیتی	مرعمرآٹ
۴ چرن	۴ چرن	۱ چرن	۳ چرن	۴ چرن	۲ چرن
چرپی چولا	نی لوسکو	آ	انی اداس	ادوانی لو	لے و
مستن			کرک		
مرکٹرا	آڈرا	پورلش	پورلش	کپشہ	اشٹیکھا
۲ چرن	۴ چرن	۳ چرن	۱ چرن	۴ چرن	۴ چرن
کاکلی	گوگن کھاچا	کی کو با	ہی	ہوی ہوڈھا	ذی ڈوٹے وڈ
سنگھ			کسپا		
گٹا	پور پٹالگی	اوترا پٹالگی	ہٹ	پٹرا	پٹرا
۴ چرن	۴ چرن	۱ چرن	۴ چرن	۴ چرن	۲ چرن
مائی موے	مونانی ٹو	لے	ٹوپا پی	پوکھاڑا ٹھا	یے پو
تلا			بھیک		
چمٹرا	سٹاتی	سٹاکھ	سٹاکھ	ارادھا	میشٹا
۲ چرن	۴ چرن	۳ چرن	۱ چرن	۴ چرن	۴ چرن
ناری	روہے دھتا	تی توے	تو	مانی توے	لو یا سیے پو
دھن			مکر		
ٹول	پور باکھاڑ	اوترا کھاڑ	اوترا کھاڑ	سٹون	دہشتٹا
۴ چرن	۴ چرن	۱ چرن	۳ چرن	۴ چرن	۷ چرن
جی جو بھٹے	پودھا پھاڑا	سے	سوحا بے	کئی کھوٹے کھو	کھاگی
	بھنہ			مین	

۴  
۵  
۶  
۷  
۸  
۹  
۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

دوسرا حصہ	سبب بکھا	پورا بکھا دہر	پورا بکھا دہر	اوترا بکھا دہر	ریوٹی
۲ چرن	۴ چرن	۳ چرن	۱ چرن	۴ چرن	۴ چرن
گگے	گوساسی سو	سے سودا	وہی	روٹا حایاں	دی دو چابی

### جدول مطابق منازل یونانیان یا پختہ ہائے ہندیون کے یہ ہے

شرطیں	طہیں	ثریا	ویراں	مقشہ	ہمیشہ	در آع	سقمہ	فرقہ
اسوی	سری	کرتکا	روہی	مرگسرا	آردرا	پورس	یکمہ	اشلیکا
سمیشہ	رہڑہ	مژدہ	عوا	ساکت	عمرآ	رانا	اکلیل	قلث
گمھا	پوریا جالی	اوترا جالی	ہست	چرا	سواتی	ساکھا	ارادھا	حیشٹھا
مشولہ	مستایم	بلدہ	داع	ملکتہ	سعود	احیہ	مستدم	مؤقر رسا
مول	پورا کھاڑ	اوترا کھاڑ	بھمت	مرون	دہشٹھا	ست کھا	پورا بکھا دہر	اوترا بکھا دہر

### ختم

کہ بیان عداوت میں شخصین کے پس واضح ہو کہ عداوت بھی دو طرح سے ہوتی ہے ایک تو بسبب عملیات و تعویذات وغیرہ کے ہو جاتی ہے دوسرے بسبب طالع ولادت و طالع سال اُن دونوں کے ہوتی ہے تو جب قلت و کثرت دلائل کے کمی بیشی عداوت کے ماہی رہتی ہے اور تعویذات عداوت و فرقت بہ نسبت تعویذات محبت و الفت کی بلند تاثیر کرتے ہیں کیونکہ تیا طہین اس امر میں معین رہتے ہیں اس لئے کہ طبیعت اُنکی ایسے امور کے طرف مائل اور راغب رہتی ہے اور چونکہ یہ رسالہ بیان میں محبت میں شخصین کے لکھا گیا اور مقصد دوم میں وجوہات خلقی محبت کے تحریر ہوئی اور انہیں وجوہات کے برعکس جو دلائل ہیں وہی دلائل خلقی عداوت کے ہیں پس انہیں دلائل عداوت میں سے بعضے وجوہات اس لئے مزید بصیرت کے بیان پر لکھے جاتے ہیں جب اول جن دستھون کے زائجہ ولادت میں

نیزین خانہاں میرین میرین ایک دوسرے کے پڑے ہوں تو ان دونوں میں عداوت  
 ہوگی وجہ دوم موضع شمس ایک کا ساتھ موضع قمر دوسرے کے اگر عداوت ناظر  
 ہو دلیل ہے کہ درمیان ان دونوں کے بضرورت عداوت وجہ سوم  
 اگر شمس یا قمر ایک مولود کا باظر مقابلہ یا تریح دوسرے مولود کے پڑے تو دلیل شمی  
 کی ہر وجہ چہارم اتحاد الاثمار میں ہے کہ اگر طالع ایک مولود کا بارہوان خانہ پڑے  
 دوسرے مولود کے طالع سے وہ دونوں باہم دشمن ہونگے وجہ پنجم اگر طالع دو شخصوں کا  
 سیکرے بطور عداوت ناظر ہو دلیل عداوت باہمی کی ہے وجہ ششم اگر صاحب طالع  
 دو شخصوں کا تین دشمن ہوں دلیل دشمنی کی یہ ہے وجہ ہفتم اشتہار الاثمار میں ہے  
 اگر اگر دو شخصوں میں سے ایک کے طالع میں کوکب محس کسی موضع میں پڑے امواد دوسرے  
 کے طالع میں کوکب سعد اسی موضع میں پڑے وہ دشمن ہوگا دوسرے شخص کا اور اگر  
 سرت مددی ہو جائے گا اسی طرح اگر دو مولود میں کوکب محس ایک ہی موضع میں پڑے ہو  
 درمیان ان دونوں کے عداوت ہوگی اور ایک دوسرے کو ضرر پہونچائیں گے اور مضرت  
 محس طبعیت اس شخص کے ہو چکی پس اگر وہ بخش ظل ہو کہ کبر و حدیث و حیلہ و کجائیت  
 ضرر پہونچے گا اور اگر وہ بخش مرتع ہو بوضو قتل و صلب و تسلط ضرر پہونچے گا اگر وہ  
 محس طالع میں ہو تو دونوں کو ضرر ایک دوسرے کے نفس سے یہ ہے پھر اگر اور  
 بخش خانہ دوم خانہ مال میں ہو تو ضرر باہم دیگر سبب مال و معاش کے ہوا اور اگر وہ  
 بخش خانہ سوم میں ہو تو ضرر باہم دیگر سبب علم و نقل و زیادت فیہ کے ہوا اور اگر وہ  
 چہارم میں ہو تو ضرر باہم دیگر سبب عمارت و راء سے و بطن و پین کے ہوا اور اگر وہ  
 بخش خانہ پنجم میں ہو تو ضرر باہم دیگر سبب غل و غل و سلطان کے و علی ہذا القیاس جس خانہ میں  
 وہ بخش ہو سبب منوبات اس خانہ کے ایک دوسرے کو ضرر پہونچائیں گے  
 اور اگر وہ دونوں کے مولدین سعد و محس ایک مع موضع میں ہوں پس میں حال سے خالی

اگر طالع ایک مولود کا بارہوان خانہ پڑے دوسرے مولود کے طالع سے وہ دونوں باہم دشمن ہونگے  
 اگر شمس یا قمر ایک مولود کا باظر مقابلہ یا تریح دوسرے مولود کے پڑے تو دلیل شمی  
 کی ہر وجہ چہارم اتحاد الاثمار میں ہے کہ اگر طالع ایک مولود کا بارہوان خانہ پڑے  
 دوسرے مولود کے طالع سے وہ دونوں باہم دشمن ہونگے وجہ پنجم اگر طالع دو شخصوں کا  
 سیکرے بطور عداوت ناظر ہو دلیل عداوت باہمی کی ہے وجہ ششم اگر صاحب طالع  
 دو شخصوں کا تین دشمن ہوں دلیل دشمنی کی یہ ہے وجہ ہفتم اشتہار الاثمار میں ہے  
 اگر اگر دو شخصوں میں سے ایک کے طالع میں کوکب محس کسی موضع میں پڑے امواد دوسرے  
 کے طالع میں کوکب سعد اسی موضع میں پڑے وہ دشمن ہوگا دوسرے شخص کا اور اگر  
 سرت مددی ہو جائے گا اسی طرح اگر دو مولود میں کوکب محس ایک ہی موضع میں پڑے ہو  
 درمیان ان دونوں کے عداوت ہوگی اور ایک دوسرے کو ضرر پہونچائیں گے اور مضرت  
 محس طبعیت اس شخص کے ہو چکی پس اگر وہ بخش ظل ہو کہ کبر و حدیث و حیلہ و کجائیت  
 ضرر پہونچے گا اور اگر وہ بخش مرتع ہو بوضو قتل و صلب و تسلط ضرر پہونچے گا اگر وہ  
 محس طالع میں ہو تو دونوں کو ضرر ایک دوسرے کے نفس سے یہ ہے پھر اگر اور  
 بخش خانہ دوم خانہ مال میں ہو تو ضرر باہم دیگر سبب مال و معاش کے ہوا اور اگر وہ  
 بخش خانہ سوم میں ہو تو ضرر باہم دیگر سبب علم و نقل و زیادت فیہ کے ہوا اور اگر وہ  
 چہارم میں ہو تو ضرر باہم دیگر سبب عمارت و راء سے و بطن و پین کے ہوا اور اگر وہ  
 بخش خانہ پنجم میں ہو تو ضرر باہم دیگر سبب غل و غل و سلطان کے و علی ہذا القیاس جس خانہ میں  
 وہ بخش ہو سبب منوبات اس خانہ کے ایک دوسرے کو ضرر پہونچائیں گے  
 اور اگر وہ دونوں کے مولدین سعد و محس ایک مع موضع میں ہوں پس میں حال سے خالی



نہیں ہے یا دونوں قوی ہوں گے! **دو نون ضعیف ہوں گے** یا ایک نین سے ضعیف ہوگا اور ایک قوی پس اگر دونوں قوی ہوں گے اس کے کہ دونوں کے زائچہ میں برج قوس میں مشتری وزحل ہو کہ قوس خانہ مشتری داوج زحل ہے تو باہم دیگر نفع پہونچائیں گے اور ضرر بھی تو نفع و ضرر بحسب طبیعت کو کب ہوگا اور باعث و سبب اسکا منوبات اور خانہ اور اگر دونوں ضعیف ہوں گے اس کے کہ دونوں کے زائچہ میں برج حمل میں زہرہ و زحل ہو کہ حمل خانہ بہبوط زحل و وبال زہرہ ہے اور کوئی دلیل دیگر نفع و نقصان کی نہ تو نفع و ضرر قلیل باہم دیگر پہونچائیں گے اور اگر سعد ضعیف ہو اور نحس قوی مثل اس کے کبرج عقرب میں مریخ و زہرہ ہو کہ عقرب خانہ مریخ و وبال زہرہ ہے تو باہم دیگر ضرر زیادہ پہونچائیں گے اور نفع کم اور اگر سعد قوی ہو اور نحس قوی مثل اس کے کبرج ثور میں زہرہ و مریخ ہو کہ ثور خانہ زہرہ ہے و وبال مریخ تو باہم دیگر ضرر کم پہونچائیں گے اور نفع زیادہ اور اگر دلائل دشمنی و ضرر زائچہ میں بہت ہوں و محبت و نفع کے کوئی دلیل نہ تو باہم دیگر جان و مال کے دشمن ہوں گے اور ایک دوسرے کا خونخوار ہوگا اور اگر دلائل دوستی و منفعت زائچہ میں بہت ہوں و عداوت و ضرر کی کوئی دلیل نہ تو ان دونوں میں باہم دیگر دوستی و محبت بدرجہ کمال ہوگی اور ایک دوسرے کو جان و مال سے نفع پہونچائیں گے اور مانند یک جان و دو قالب کے رہیں گے اور انکی محبت کا خاتمہ باخیر ہوگا و اخذ دعوانا و الحمد لله رب العالمین

۳۲  
احمد لکھنؤ کے رسالہ مقتضای طبع جو تھی مرتبہ بصحت صفائی تمام ماصفر ۱۳۴۰ء  
ہجری چھپکر تیار ہو گیا اور حق تالیف اس کا محفوظ ہو کوئی صاحب بغیر اجازت راقم کے قصطلوع  
نفرا میں حسب نسخہ مطلوب بنے بار سال قیمت (۳) طلبے مائیں۔ راقم محمد عبداللہ تاج پور شہر لکھنؤ

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰





